بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ
بدر قادیان

جلد ۱۹   شمارہ ۳۴

The Weekly Badr Qadian

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر: خورشید احمد انور

Regd No. D 67

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالک غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ نئے پیسے

اخبار احمدیہ

ربوہ ۴ ظہور (اگست) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ اور حضور انور کی حرم محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی تا حال ایبٹ آباد میں تشریف فرما ہیں۔ مورخہ ۱۳ ظہور کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے

قادیان - ۱۸ ظہور۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ البتہ پھوڑوں کی تکلیف شروع ہو گئی ہے۔ آپ مورخہ ۱۲ ظہور کو صوبہ جموں و کشمیر کے تبلیغی و تربیتی دورہ پر مع محترمہ بیگم صاحبہ قریباً ایک ماہ کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں۔ احباب آپ کی صحت و سلامتی اور دورہ کی کامیابی کے لئے دعائیں کرتے رہیں

حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی مع درویشان بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں

۱۷ جمادی الثانی ۱۳۹۰ھ   ۲۰ ظہور ۱۳۴۹ ہش   ۲۰ اگست ۱۹۷۰ء

قادیان میں یوم آزادی کی تقریب

سٹیٹ منسٹر سردار ستنام سنگھ باجوہ کی شرکت اور ولولہ انگیز خطاب

قادیان - ۱۵ اگست

آج قادیان میں یوم آزادی کی تقریب بڑے جوش و خروش سے منائی گئی۔ آج سے تئیس سال قبل ہمارا ملک بھارت غیر ملکیوں کی غلامی سے آزاد ہوا تھا جس کے لئے ہمارے دیش واسیوں نے بڑی بڑی قربانیاں دی تھیں۔ ان قربانیوں کی یاد کو تازہ کرتے ہوئے آزادی، جو ایک بہت بڑی نعمت ہے، کو قائم رکھنے اور اس کی حفاظت کرنے کا عہد دہرایا گیا

میونسپل کمیٹی قادیان کے زیر اہتمام دفتر کمیٹی کے احاطے میں شامیانے لگا کر ایک شاندار جلسہ منعقد ہوا جس میں شہر واسیوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ بچوں اور نوجوانوں نے دیش بھگتی کے گیت گائے اور مقامی افسران اور سرکردہ اصحاب نے آزادی کے موضوع پر تقریریں کیں

گیارہ بجے جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ سٹیٹ منسٹر پنجاب نے قومی پرچم لہرایا۔ مقامی پولیس نے سلامی دی اور قومی ترانہ گایا گیا۔ اس وقت تمام حاضرین احتراماً کھڑے ہو گئے

پرچم کشائی کے بعد جناب باجوہ صاحب نے ایک ولولہ انگیز تقریر کی اور فرمایا کہ آج بھارت کا تئیسواں یوم آزادی ہے۔ آج سے ۲۳ سال قبل ہم انگریزوں کی غلامی سے آزاد ہوئے تھے۔ اس آزادی کے حصول کے لئے ہمارے لیڈروں اور اہلِ ملک نے بہت قربانیاں دی ہیں۔ اب اس آزادی کی حفاظت کرنا ہمارا فرض ہے۔ آزادی حاصل کر لینا آسان ہے مگر اس کی حفاظت کرنا بہت مشکل ہے۔ ہمارے ملک میں مختلف خیالات اور مذاہب کے لوگ رہتے ہیں۔ اور ہر شخص کو مذہبی آزادی حاصل ہے۔ اور ہر اہلِ مذہب اپنے خیالات کے پرچار میں آزاد ہے۔ لیکن اظہارِ رائے کی یہ آزادی اپنے دیش کی آزادی کے لئے نقصان دہ نہیں ہونی چاہیئے۔ سیاسی نظریات مختلف ہو سکتے ہیں۔ اب اگر ایک پارٹی کی حکومت ہے تو کسی وقت دوسری پارٹی کی حکومت بھی ہو سکتی ہے۔ لیکن آپ نے یہ سوچنا ہے کہ کونسے سیاسی نظریہ کی پارٹی ملک کی ترقی کے لئے مفید ہو سکتی ہے۔

آپ نے کہا بھارت کے رہنے والے خواہ وہ ہندو ہوں یا مسلمان، سکھ ہوں یا عیسائی سب کو اپنے وطنِ عزیز کے مفاد اور ترقی کے لئے سوچنا چاہیئے اور ان مفاد پرست لوگوں کے مقابلہ کے لئے متحد ہو جانا چاہیئے جو محض ذاتی مفاد کے لئے ملک میں گڑبڑ اور بدامنی پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اس قسم کی بدامنی اور گڑبڑ سے عوام میں پریشانی پیدا ہوتی ہے۔ اور ملک انتشار سے دوچار ہو کر کمزور ہو جاتا ہے۔

آپ نے خاص طور پر نوجوانوں کو اپنے ڈسپلن اور ملکی و قومی خدمت کی روح پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

جلسہ میں جناب باجوہ صاحب کے علاوہ بعض دوسرے اصحاب نے بھی پرجوش اور مؤثر تقریریں کیں اور بارہ بجے کے قریب یہ قومی تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی

اس جلسہ میں حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب امیر مقامی درویشاں قادیان اور حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ نے بھی شرکت فرمائی۔ جماعت کی دوسرے احباب نے حسبِ توفیق کثیر تعداد میں شرکت کی۔

(نامہ نگار)

جلسہ سالانہ قادیان

تاریخ ہائے انعقاد ۱۸-۱۹-۲۰ فتح ۱۳۴۹ ہش / دسمبر ۱۹۷۰ء

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری اور اجازت سے ۷۹ ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کی تاریخیں ۱۸-۱۹-۲۰ فتح ہجری شمسی مطابق ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر رکھی گئی ہیں

جملہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ ہندوستان و مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کے سب دوستوں کو جلسہ سالانہ کی تاریخوں سے مطلع فرمائیں تا کہ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں مذکورہ بالا تاریخوں پر جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہو کر اس مقدس اور روحانی اجتماع کی برکات سے مستفید ہو سکیں

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے زیادہ سے زیادہ احباب کو اس کی توفیق بخشے آمین

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر سید اختر احمد صاحب اورینوی (ڈی لٹ) صدر شعبہ اردو پٹنہ یونیورسٹی کے متعلق بدر کی گزشتہ اشاعتوں میں دعا کا اعلان ہو چکا ہے۔ ابھی تک ان کی طبیعت ناساز ہے۔ علاج جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے انہیں صحت کاملہ عاجلہ بخشے آمین

موصوف سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری ترتیب دینے کا اہم کام انجام دے رہے ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا کریں

مرزا وسیم احمد - قادیان

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
۲۰ ظہور ۱۳۴۹ ہش مطابق ۲۰ اگست ۱۹۷۰ء

ماضی کی ایک تلخ یاد

ہماری زندگی کا آئینہ اس قدر صاف و شفاف ہوتے ہوئے بھی کتنا دھندلا اور گرد آلود ہے کہ بسا اوقات ہم اس میں جھانک کر خود اپنے ہی عکس کو شناخت نہیں کر سکتے۔ انسانی زندگی کی حقیقت کیا ہے ـ کیونکر یہ معرض وجود میں آئی۔ صحیح مقصد کیا ہو سکتا ہے۔ اور اس کا انجام کیا ہوگا ــــ؟ کچھ اسی قسم کی اُلجھنیں اور گتھیاں ہیں جو آج تک علم و ادب کی انجمنوں میں بحث و تمحیص کا موضوع بنی ہوئی ہیں۔ اور تو اور زندگی جیسی واضح اور کھلی ہوئی کتاب حقیقت کی صحیح تعریف کرنے سے بھی۔ شعراء اور اہلِ سخن حضرات نے اس قدر متضاد خیالات کا اظہار کیا ہے کہ ان کی موجودگی میں یہ حقیقت بذاتِ خود ایک معمہ اور عقدۂ لاینحل بن کر رہ گئی ہے۔ کسی نے زندگی کو ہنگامہ و شورش اور اضطراب و بےچینی سے تعبیر کیا ہے تو کسی نے اسے "خمارِ بادۂ ہستی" اور "پیہم دربسر" بتایا ہے۔ بعض کے نزدیک زیست نام ہے سکونِ وجود اور انتشارِ مسلسل کا اور بعض کے ہاں یہ ایک سفر اور بہاؤ ہے۔ جب اس بہاؤ میں ٹھہراؤ آتا ہے۔ تو زندگی موت کی آغوش میں دم توڑ دیتی ہے۔ اور یوں انجام ہو جاتا ہے، اُس افسانے کا جسے ہم حرکت و سکون اور شادی و غم کے متضاد ناموں سے یاد کیا کرتے ہیں

یہ اور اسی قسم کی دوسری تمام تعریفیں دراصل خود معترف کے اپنے ذوق، مخصوص عادات اور تجربات کی مرہونِ منت ہوا کرتی ہیں۔ جن کی تائید یا تردید کرنا ہر کسی کے لئے تقریباً ناممکن ہے۔

قطعِ نظر ان مختلف زاویہ ہائے نگاہ کے ہمارا ذوق اور تجربہ ہمیں زندگی سے اس طور پر متعارف ہونے پر بھی آمادہ کرتا ہے کہ انسانی حیات اپنے آغاز سے انجام تک مجموعہ ہے کچھ ایسے سبق آموز اور تفریح و مزاح کے حامل واقعات کا جنہیں انسان کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔ انسانی زندگی کے یہی ناقابلِ فراموش واقعات اور تجربات تو ہیں جو اس کے لئے سرمایۂ حیات ہوا کرتے ہیں اور آئندہ کے لئے اچھے یا بُرے نتائج کے حامل ہوتے ہیں۔

بعینہٖ قومی زندگی بھی اپنے جلو میں کچھ اسی نوعیت کے ناقابلِ فراموش حوادث کا ذخیرہ رکھتی ہے جو اس کے لئے سنگِ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ بعض واقعات کو ذہن کے پردے پر منعکس کر کے افرادِ قوم کی گردنیں احساسِ فخر و شادمانی سے اونچی ہو جاتی ہیں تو بعض کا اذیت ناک تصور انہیں اپنے ماضی پر ہراساں بھی کر دیتا ہے۔

زندہ قومیں جہاں اپنے ماضی کی ان حسین یادوں پر مسرت و ناز سے بھرپور مسکراہٹیں بکھیرتی ہیں وہاں گزشتہ تلخ تجربات سے عبرت پکڑ کے اپنے مستقبل کو سنوارنے میں بھی کوشاں رہتی ہیں۔ فی الحقیقت یہی جذبہ ہے جس کی تہ میں قومی زندگی و بقا کا راز مضمر ہے اور جو بحیثیتِ مجموعی قومی ترقی و کامرانی کا ضامن ہوا کرتا ہے۔

ایک عظیم قوم ہونے کے ناطے مسلمانوں کا ماضی بھی اپنے دامن میں بہت سی خوشگوار اور کچھ تلخ یادیں رکھتا ہے۔ جہاں تک عہدِ رفتہ کی خوشگوار یادوں کا تعلق ہے ہم آج کی نشست میں ان پر اس لئے کچھ نہیں کہیں گے کہ وہ تو پہلے سے ہی تقریباً ہر مسلمان کے ذہن کے نہاں خانوں میں فروزاں ہیں۔ حتیٰ کہ محض بزرگانِ سلف کے ان کارہائے نمایاں پر تکیہ کر کے اکثر نے تو اپنے فرائضِ منصبی کو بھی فراموش کر چکے ہیں۔ ہاں کچھ تلخ یادیں ضرور ایسی ہیں جنہیں ہم میں سے اکثر یا تو بالکل فراموش کر چکے ہیں یا پھر ہمیں ان کی تلخی کا کماحقہٗ احساس نہیں ہو رہا تو آیئے آج ہم آپ کے ذہن کا رُخ تاریخ کے ایک ایسے ہی المیہ کی طرف مرکوز کرتے ہیں جو سرزمینِ سپین میں تیرھویں صدی عیسوی کے وسط میں معرضِ وجود میں آیا اور اپنے پیچھے غیر مندمل زخم چھوڑ گیا۔

"سپین" ــــ وہ سرسبز و شاداب خطۂ ارض جس کی خاک نے آٹھویں صدی عیسوی کے آغاز میں طارق ابنِ زیاد کی قیادت و رہنمائی میں پرستارانِ توحید و رسالت کے قدم چومے اور ذکّیّینِ دینِ متین کے استقبال کے لئے اپنی بانہیں وا کر دیں ــــ وہ خوشنما جزیرہ جو متواتر سات سو سال تک اسلامی تہذیب و تمدن اور علوم و فنون کا گہوارہ رہا ــــ جس کے در و دیوار ایک عرصۂ دراز تک کلمہ ہائے توحید و شہادت اور درود و سلام کے پُر کیف و فلک شگاف نعروں سے گونجتے رہے ــــ ہاں وہی سرزمینِ ہسپانیہ جس کے باشندوں کی فرزندانِ اسلام نے صدیوں تک سیاسی رہبری بھی کی اور روحانی قیادت بھی۔ آج اسی سپین کی سرزمین مسلمانوں کی عظمت و شوکتِ رفتہ پر نوحہ کناں ہے۔ اور اسلامی تہذیب و تمدن کی اس دردناک پامالی پر حزن و ملال اور پشیمانی و ندامت کے آنسو بہا رہی ہے

یہ روشن اور تابندہ حقیقت کیونکر بھیانک و تاریک خوابِ دجّال کی صورت اختیار کر گئی۔ اس ظلماتی انقلاب کی پشت پر کون کون دشمنِ ملّت عناصر کی مذموم سازشیں کارفرما تھیں اور اپنے ان ناپاک ارادوں کو یہ بھیانک روپ دینے میں انہوں نے کیا کیا قابلِ نفرین کوششیں کیں ــــ؟؟؟ کچھ ایسے ہی سوالات تقریباً ہر غیرت مند مسلمان کے ذہن کے گوشوں میں بھی اُبھرتے، تڑپتے اور ہیجل مچا دیتے ہیں

ایک مسلمان تاریخ کے اس سانحۂ عظیم کا بنظرِ غائر مطالعہ کر کے اور یہ دیکھ کر بارِ ندامت کے از خود گردن جھکا لیتا ہے کہ سپین کے ذرّے ذرّے پر پھیلے اسلامی شان و شوکت کے ان آثار کو مٹانے اور پامال کر دینے کی تمام تر ذمہ داری بھی دراصل ان غلط کار علماء و شیوخ اور ائمہ و امراء پر عاید ہوتی ہے جن کی خود غرض ذہنیت اور تسلط و اقتدار کی ہوس نے خفیہ سازشوں اور خانہ جنگیوں کا ایک وسیع جال پھیلا دیا اور اس طرح حضرت طارق بن زیاد اور مجاہدینِ اسلام کی جانفروشانہ کوششوں اور قربانیوں کے ذریعہ حاصل ہونے والا یہ خطۂ ارض متواتر سات سو سال تک اسلامی عظمت و رفعت کا درخشندہ و تابندہ نشان بنا رہنے کے بعد تیرھویں صدی عیسوی کے وسط میں شیخ یحییٰ ابن الناصر، شیخ جمیل بن زیان، امام ابوعبداللہ محمد ابن یوسف ابن ہود اور عابد الدولہ جیسے خود غرض اور ملّت فروش انسانوں کے ہاتھوں سے چھن کر پھر تثلیث کا مرکز بن گیا۔ اور آج ــــ وہی فضا جو کبھی توحید و رسالت کے روح پرور و کیف آگیں نغموں سے معمور تھی۔ اسلام و بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم پر دشنام طرازیوں اور سب و شتم کی غلیظ و بےہنگم اور شور و پرشور آوازوں سے مملو نظر آتی ہے

ارضِ سپین کے چھن جانے کا یہ زخم ابھی مندمل بھی نہ ہونے پایا تھا کہ مسئلہ فلسطین نے اس پر نمک پاشی کا کام کیا اور آج تمام عالمِ اسلام اس نئے زخم کو سینے سے لگائے بےچین و مضطرب دکھائی دیتا ہے

اسلامی غیرت اور مومنانہ فراست کا تقاضا تو یہ تھا کہ ہم تاریخ کے اس المیہ سے عبرت پکڑتے اور تلافیٔ مافات کی کوشش کرتے۔ اور اگر واقعی ایسا ہو گیا ہوتا تو ہمیں یہ دوسرا زخم نہ سہنا پڑتا۔ مگر وائے بدقسمتی کہ آج بھی ہم میں ایسے خود غرض اور مذہب فروش ناخداؤں کی کمی نہیں جو نہ صرف ایک دیمک کی طرح ہمارے جسم و روح کو چاٹ رہے ہیں۔ بلکہ افرادِ ملّت کو کشاں کشاں ان تباہ کن گڑھوں اور خندقوں کی طرف گھسیٹے لئے جا رہے ہیں۔ جن کی گہرائی میں الحاد و دہریت نشو و نما پاتی ہے

اے کاش! مسلمان اس حقیقت کو سمجھ سکتے کہ ابتلاء و آزمائش کے اس کٹھن دور میں امتِ مسلمہ کی ڈگمگاتی ہوئی اس کشتی کو وہ ناخدا قطعاً نہیں بچا سکتے جن پر انہوں نے تکیہ کر رکھا ہے۔ بلکہ یہ سفینہ وہی مامورِ خدا پار لگا سکتا ہے جسے موجودہ زمانے میں اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کا کام تفویض کیا گیا ہے۔ ؎

یا رب وہ نہ سمجھے ہیں نہ سمجھیں گے میری بات
دے اور دل ان کو جو نہ دے مجھ کو زباں اور

(الفرقان)

وقفِ جدید کے سال میں سے آٹھ ماہ گزر چکے ہیں

احباب اپنے وعدے پورے کرنے کی طرف توجہ فرمائیں

احباب جانتے ہیں کہ وقفِ جدید کا مالی سال دسمبر میں ختم ہو جاتا ہے اس وقت عام طور پر جماعت ہائے احمدیہ کشمیر و پونچھ کے احباب کو اپنے بقایا کی ادائیگی کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ان جماعتوں کے عہدیداران سے درخواست ہے کہ وہ از راہِ کرم جلد تر وقفِ جدید کا چندہ حسبِ وعدہ وصول کرنے کی کوشش فرمائیں تاکہ وقفِ جدید کے ماتحت ہونے والے تبلیغی و تربیتی کام بخوبی انجام دئے جا سکیں۔

انسپکٹر وقفِ جدید کو ان علاقوں میں بھجوایا جا رہا ہے۔ مگر شاید ہر گاؤں اور قصبہ میں انسپکٹر کا پہنچنا مشکل ہو۔ اس لئے عہدیداران یہ اعلان پڑھتے ہی اپنا فرض بجا لائیں۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

ایبٹ آباد میں
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم دینی مصروفیات
مجالسِ علم و عرفان میں حضور کے بصیرت افروز ارشادات

ایبٹ آباد ۱۸ اروفا۔

۱۴ ارسے ۱۷ اروفا تک کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے۔

مورخہ ۱۴ اروفا۔ ملاقاتوں کا دن تھا۔ ویسے ملاقاتوں کا دن ہو یا نہ ہو، احباب ہیں کہ اپنے پیارے آقا ایدہ اللہ بنصرہٖ کی دید و ملاقات کے شوق میں دیوانہ وار کھنچے چلے آتے ہیں۔ ہر روز باہر سے آنے والوں کا تانتا بندھا رہتا ہے۔ باوجود اس کے کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہٖ کی طبیعت پر گرمی کا اثر ہے بعض دفعہ بلڈ پریشر کے گرنے کی وجہ سے ضعف بھی ہو جاتا ہے جماعتی مصروفیات الگ ہیں۔ مگر پھر بھی حضور ازراہِ شفقت نمازوں سے پہلے یا نمازوں کے بعد باہر سے تشریف لانے والے احباب کو مصافحہ کا موقعہ عطا کرتے ہیں۔

بہرحال اتوار کی طرح منگل کا دن بھی ملاقاتوں کے لئے مخصوص ہے۔ چنانچہ اس روز ربوہ اور کئی دوسری جماعتوں کے بہت سے احباب تشریف لائے ہوئے تھے۔ ان کے علاوہ محترم ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب امیر جماعت احمدیہ گجرانوالہ اور محترم عطار الکریم صاحب شاہد مربی سلسلہ بھی ساٹھ ستر احباب کے ساتھ جن میں چند مستورات اور بچے بھی شامل تھے قافلہ کی صورت میں ایک سپیشل بس کے ذریعہ یہاں پہنچے۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت دس بجے سے گیارہ بجے تک احباب کو پہلے فرداً فرداً ملاقات کا موقعہ عطا فرمایا۔ اس کے بعد حضور کوٹھی سے باہر تشریف لائے۔ جہاں ایک ملحقہ گراسی پلاٹ میں ایک شامیانے کے نیچے گجرانوالہ کے احباب اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے لئے سراپا انتظار بیٹھے تھے۔ سب نے باری باری حضور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ پانچ سات سال کے ننھے منے بچوں کو حضور نے سینے سے لگایا اور پیار کیا۔ ایبٹ آباد میں حضور کے قیام فرما ہونے کے بعد حضور سے اجتماعی طور پر ملاقات کا اولین شرف گجرانوالہ کی جماعت نے حاصل کیا۔

اپنے ان عشاق کے دید و قلب کی مزید سیری کے لئے حضور قریباً ایک گھنٹہ تک ان کے درمیان تشریف فرما رہے۔ آپ نے مغربی افریقہ کے حالیہ دورہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ آج سے اسی سال قبل ایک گمنام بستی سے جو آواز اللہ تعالیٰ کی سچی توحید اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے بلند ہوئی تھی اس نے سات ہزار میل دور افریقہ کے سبزہ زاروں میں بسنے والی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی قوم کے دلوں کو جس رنگ میں مسخر اور متاثر کیا ہے اسے دیکھ کر میرا دل اللہ تعالیٰ کی حمد اور جذباتِ تشکر سے لبریز ہے۔

فرمایا۔ مغربی افریقہ میں جماعت کی مقبولیت اور اس کے ہمہ گیر اثر و نفوذ کا یہ عالم ہے کہ ایک موقعہ پر وہاں کے ایک غیر از جماعت دوست رجن کا حلقۂ اثر بہت وسیع ہے) نے استقبالیہ دعوت میں بڑے عقیدتمندانہ رنگ میں ایڈریس پیش کیا اور شروع اس طرح کیا کہ میں احمدی نہیں ہوں لیکن آپ کو بھی پتہ ہے اور مجھے بھی پتہ ہے کہ اس صدی کے شروع میں ہم اسلام کا نام لیتے ہوئے شرماتے تھے یہ جماعت احمدیہ کی برکت ہے کہ ان کے طفیل آج ہم فخر سے سر اٹھا کر اسلام کا نام لیتے ہیں۔

فرمایا۔ نائیجیریا میں سکوٹو علاقہ مسلم تاریخ کا اس لحاظ سے ایک اہم صوبہ ہے کہ عثمان بن فودیو رحمہ جنہوں نے رسومات کے خلاف جہاد کیا تھا اور اس لحاظ سے وہ سچے مجدد تھے وہ یہیں کے رہنے والے تھے یہ علاقہ تعلیم میں بہت پیچھے ہے، بالخصوص زنانہ تعلیم کا تو سرے سے کوئی انتظام ہی نہیں۔ عورتوں سے پردہ کروایا جاتا ہے لیکن "غلو کی حد تک"۔ انہیں دن کو برقعہ پہن کر بھی باہر نکلنے کی اجازت نہیں۔ البتہ رات کے اندھیرے میں برقعہ اوڑھے ہوئے باہر نکلنے کی اجازت ہے۔ گویا دو پردے ہو گئے۔ ایک رات کے اندھیرے کا اور دوسرا برقعہ کا۔ فرمایا یہاں سکول کھلنے کے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔

فرمایا۔ گیمبیا بھی تعلیم میں بہت پیچھے ہے۔ اس ملک کی کل آبادی ۳-۴ لاکھ نفوس پر مشتمل ہے جس میں سے میٹرک کے طلبہ کی تعداد صرف ایک ہزار ہوتی ہے۔ یہاں بھی چار میڈیکل سنٹرز کے اجراء کے ساتھ ہر سال ایک نیا ہائی سکول کھولنے کی تجویز زیرِ غور ہے۔

فرمایا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک موقعہ پر فرمایا تھا کہ افریقہ کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے رکھا ہوا ہے۔ اب وہاں جا کر میں نے بنظرِ غور جائزہ لیا ہے اور میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ واقعی افریقہ میں عیسائیت کے ساتھ لڑی جانے والی اس آخری جنگ میں انشاء اللہ فتح اسلام ہی کی ہوگی۔ کیونکہ یورپ میں تو عیسائیت کی مذہبی حیثیت ختم ہو کر رہ گئی ہے۔ گرجوں کے سامنے "For Sale" کے بورڈ آویزاں ہیں۔ بہت سے گرجے فروخت ہو کر بعض گیراج میں تبدیل ہو گئے۔ کہیں شراب خانے بن گئے۔ اور کسی میں رقص گاہ بن گئی۔ اور تو اور ملکۂ انگلستان جسے "محافظِ عیسائیت" کا لقب دے رکھا ہے وہ ایک ایسے بل کی توثیق کرنے پر مجبور ہوئی جو سراسر غیر فطری اور خود عیسائی مسلّمات کے منافی تھا۔ اور اب تو نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ ایک گرجا میں بعض نوجوانوں کے مطالبہ پر سنڈے سروس کے بعد شراب اور رقص کا انتظام بھی جائز قرار دے دیا گیا ہے۔

فرمایا۔ ان باتوں سے پتہ لگتا ہے کہ براعظم یورپ میں خال خال علاقوں کے علاوہ عیسائیت کی مذہبی حیثیت کا جنازہ نکل چکا ہے۔ اب یہ افریقہ میں ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں اور مادی وسائل کی فراوانی کے بل بوتے پر وہاں کے جال پھیلا رکھے ہیں مگر وہ دن دور نہیں کہ اسلام کی روحانی تاثیرات سے عیسائیت کا یہاں بھی سارا تار و پود بکھر کر رہ جائے گا۔

فرمایا۔ منصورہ بیگم نے اس دورہ میں بڑا کام کیا ہے ورنہ وہاں کی عورتیں تشنہ رہ جاتیں۔ کیونکہ وہاں کی عورتوں کو مردوں سے مصافحہ کرنے کی عادت پڑی ہوئی ہے اور ابھی ان کی اتنی تربیت نہیں ہو سکی کہ وہ مردوں سے مصافحہ نہ کریں۔ میں تو صرف مردوں سے مصافحہ کرتا تھا، عورتوں سے مصافحہ منصورہ بیگم کرتی تھیں۔ میں نے ان سے کہا ہے کہ جو کام وہاں کرتی تھیں وہ یہاں بھی کریں۔ چنانچہ اس وقت جو مستورات آپ کے ساتھ آئی ہوئی ہیں اُن سے وہی ملاقات کر رہی ہیں۔

فرمایا۔ اگرچہ مجھے ڈاکٹری مشورہ تو یہ تھا کہ میری صحت سفر کرنے کے قابل نہیں لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ پانچ چھ ہفتہ کے دورہ میں میری صحت ٹھیک رہی۔ ایک دن بھی ڈاکٹر کی ضرورت نہیں پڑی۔ ویسے پہلے چار ملکوں میں ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب اور پھر ڈاکٹر سعید احمد صاحب ڈاکٹر آف ڈیوٹی رہے اور بڑے اخلاص سے خدمت کرتے رہے۔

[illegible] اس سفر کے اور بہت سارے واقعات اور تاثرات بیان کرنے کے بعد احباب کو بڑھتی ہوئی تبلیغی ضرورتوں کے پیشِ نظر مالی اور جانی قربانی کے جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی۔

مغرب اور عشاء کی نمازیں بھی حضور نے جمع کر کے پڑھائیں اور پھر تھوڑی دیر تک احباب میں تشریف فرما رہ کر بعض غرب ممالک میں احمدیت کے حق میں تائید الٰہی کے چند ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔

مورخہ ۱۵ اروفا۔ حضور ایدہ اللہ عصر کے بعد باہر سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ اس روز بھی نمازِ مغرب کے بعد حضور تھوڑی دیر تک احباب میں رونق افروز رہے۔

فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کی بڑی عجیب اور زمانہ کی ضروریات کے مطابق تفسیر کی ہے۔ مثلاً یہ کہ ہر مخلوق چونکہ اللہ تعالیٰ کی صفات کے تجلیات کا جلوہ گاہ ہے۔ اور ہر مخلوق میں نئے جلوے جذب کرنے کی تاثیر پائی جاتی ہے۔ فرمایا۔ یہ سارا کارخانہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے سہارے رواں دواں ہے

مگر پھر بھی لوگ اس عظیم ہستی کو بھول جاتے ہیں۔

فرمایا۔ دو تین سال ہوئے ہمارے ایک مبلغ کو دماغ کے کینسر کا عارضہ لاحق ہوا۔ تکلیف شدت اختیار کر گئی تو آپریشن کروانے کے لئے انہیں لاہور لے گئے۔ میں نے ہدایت کی کہ ان کے علاج پر جتنا خرچ ہوتا ہے کریں۔ مگر آپریشن نہ کرائیں۔ بعد میں ڈاکٹروں نے بھی یہی کہا کہ مرض سارے دماغ میں پھیل چکا ہے اس لئے آپریشن ناممکن ہے۔ اس اثناء میں ان پر بے ہوشی کی حالت طاری ہو چکی تھی۔ بینائی، شنوائی حتیٰ کہ گویائی تک سلب ہو چکی تھی۔ مگر خدا کی قدرت کہ ساتویں دن انہوں نے آنکھیں کھولیں نظر بھی آ رہا تھا۔ شنوائی بھی عود کر آئی زبان بھی چلنے لگی جسے ڈاکٹر آٹھ دس دن کا مہمان سمجھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ معجزہ ہے کہ وہ پھر سے تبلیغی اور تربیتی میدان میں سرگرم عمل ہے۔ فرمایا۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ ایک انفرادی حکم علیحدہ طور پر بھی آسمان سے نازل ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ ساری قدرتوں کا مالک ہے۔

فرمایا۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے کفن کے بارہ میں حال ہی میں جو سائنٹیفک تحقیق ہوئی ہے اس سے عیسائیت پر لرزہ طاری ہے۔ وہ بات نہیں کر سکتے مگر پوپ کی طرف سے پیچھے سے یہ اعلان کروا دیا ہے کہ مسیح صلیب پر مرے یا نہ مرے اس سے عیسائیت کا کوئی تعلق نہیں۔ مگر اس اعلان کی تشہیر نہیں کی کہ وقت گزرنے پر کہہ دیں گے ہم نے تو اعلان کرایا تھا۔ مگر اندر ہی اندر اس تحقیق پر مشتمل کتابوں کو جلا رہے ہیں کیونکہ انہیں پتہ ہے کہ اس سے مسئلہ کفارہ کی بنیاد ہی ختم ہو جاتی ہے۔

مورخہ ۱۶ ؍وفا۔ محترم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی چند دیگر احباب کے ساتھ حضور ایدہ اللہ بنصرہ سے ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ انہوں نے حضور سے یہ درخواست بھی کی کہ نماز جمعہ حضور [illegible] پنڈی ہی میں پڑھائیں۔ فرمایا اگر موسم اچھا ہو گیا تو دیکھیں گے۔

عصر کے بعد حضور ایدہ اللہ [illegible] ریسٹ ہاؤس جو مانسہرہ سے آگے [illegible] کے فاصلے پر ہے تشریف لے گئے۔ راستہ میں زوردار بارش شروع ہو گئی۔ اسی طوفانِ باد و باراں میں حضور ریسٹ ہاؤس پہنچے ہی تھے کہ بادل

چھٹ گئے اور نہایت خوشگوار موسم میں قریباً ایک گھنٹہ تک قیام فرمانے کے بعد ساڑھے آٹھ بجے حضور اپنی قیامگاہ پر تشریف فرما ہوئے۔ مغرب اور عشاء کی نمازیں حضور نے جمع کر کے پڑھائیں۔ چوہدری عبدالحق صاحب ورک امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد مع چند دیگر احباب بھی تشریف لائے تھے۔ نماز کے بعد حضور نے انہیں شرف مصافحہ بخشا۔ اور راولپنڈی کے موسم کا حال دریافت فرمایا۔

مورخہ ۱۷ ؍وفا (جمعۃ المبارک) حضور نے نماز جمعہ اپنی قیام گاہ پر پڑھائی اور خطبہ جمعہ میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض کو نہایت بصیرت افروز پیرایہ میں بیان کرتے ہوئے وقفِ زندگی کے مختلف شعبوں کی اہمیت اور ضرورت پہ تفصیل سے روشنی ڈالی۔

حضور نے سورۃ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ کی چار بنیادی صفات کا ذکر کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صفت رحمٰن اور رحیم کا مظہر اتم ہونے کی حیثیت میں آپ کی شانِ محمدیت اور احمدیت پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ جہاں اسلام کے ابتدائی دور میں آپ کی محمدیت کی شان جلالی رنگ میں نہایت آب و تاب کے ساتھ جلوہ گر ہوئی وہاں یہ بھی مقدر تھا کہ مسلمانوں کے نزول کے زمانہ میں آپ کی شان احمدیت آپ کے ایک بروزِ کامل اور محبوب ترین روحانی فرزند مہدی معہود اور مسیح موعود کے وجود میں ظہور پذیر ہو گی جس کے ہاتھ سے اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں اسلام پھر سے ترقی کرے گا یہاں تک کہ ساری دنیا پر غالب آ جائے گا۔

اسلام کے اس آخری زمانہ میں اسلام کی ناگفتہ بہ حالت کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ اسلام مخالف طاقتوں میں گھرا ہوا تھا۔ سب مذاہب اکٹھے ہو کر اسلام کو مٹانے کے درپے تھے۔ عیسائیت کی طرف سے اسے نیست و نابود کرنے کے لئے ایک سے ایک بڑھ کر خطرناک منصوبہ بنایا جا رہا تھا اور ہر قسم کے دجل کا ایک جال پھیلا رکھا تھا۔ چنانچہ برصغیر پاک و ہند کے بعض مسلمان علماء اور رؤساء عیسائی ہو رہے تھے جس کی بناء پر عیسائی عمائدین یہ کہنے لگ گئے تھے کہ عنقریب

ہندوستان میں مسلمان ڈھونڈے سے نہیں ملے گا۔ بعض پادری یہ بڑ ہانک رہے تھے کہ نعوذ باللہ خانہ کعبہ پر خداوند یسوع مسیح کا جھنڈا لہرایا جائے گا۔ بعض نے کہا کہ وہ براعظم افریقہ سے مسلمانوں کا نام و نشان مٹا دیں گے

فرمایا۔ ایسے پُر آشوب زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے خدا کے نام پر، اسی کی نصرت اور تائید کے سہارے دنیا میں سچی توحید کو قائم کرنے اور اللہ تعالیٰ کی صفات کے جلوے دکھانے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور اسلام کی صداقت ثابت کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ آپ نے آسمانی رہنمائی میں قرآن کریم کے زبردست دلائل کے ساتھ عیسائیت کے بخیے ادھیڑ کر رکھ دیئے

فرمایا۔ اب آجا کر افریقہ ہی ایک ایسا ملک رہ گیا ہے۔ جہاں عیسائیت نے اپنے بے شمار مالی وسائل کے بل بوتے پر پاؤں پھیلا رکھے ہیں۔ مگر یہاں بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ ہماری حقیر کوششوں کے لاکھوں گنا زیادہ ثمرات حاصل ہو رہے ہیں

فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت پر ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کی عظیم الشان ذمہ داری ڈالی گئی ہے۔ مالی قربانی پیش کرنے میں جماعت نے بڑے اخلاص کا نمونہ دکھلایا ہے۔ جانی قربانی کے لحاظ سے جہاں تک اساتذہ کا تعلق ہے ضرورت سے زیادہ نام آ گئے ہیں مگر ڈاکٹروں کی ابھی ضرورت پوری نہیں ہوئی۔ اس لئے ریٹائرڈ اور صحت مند یا ریٹائرڈ ہونے والے احمدی ڈاکٹر آگے بڑھیں اور اس کارِ خیر میں حصہ لیتے ہوئے ثوابِ دارین حاصل کریں۔ نیز مستقل نظامِ وقف کی ضرورت اور اہمیت کے پیشِ نظر حضور نے اس طرف بھی خاص طور پر جماعت کو متوجہ کیا۔ کہ غریب، متوسط اور امیر گھرانوں کے ذہین، مخلص اور سعید الفطرت طلبہ جامعہ احمدیہ میں آنے چاہئیں۔ کیونکہ اس طرح کا ایک سمویا ہوا معاشرہ ہی جماعت کی بڑھتی ہوئی تبلیغی اور تربیتی اغراض کو کما حقہ پورا کر سکتا ہے

حضور کا یہ روح پرور خطبہ قریباً پون گھنٹہ جاری رہا۔ اس کے بعد حضور نے جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ مقامی احباب کے علاوہ مانسہرہ، مردان، لاہور اور راولپنڈی کے بعض احباب نے بھی حضور کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے اور پھر نماز کے بعد حضور سے مصافحہ کا بھی شرف حاصل کیا۔

ایبٹ آباد ۲۱ ؍وفا ۱۳۴۹ ہش۔

مورخہ ۱۸ ؍اور ۱۹ ؍وفا کی مختصراً رپورٹ درج ذیل ہے:۔

مورخہ ۱۸ ؍وفا۔ ظہر کی نماز میں سید میر داؤد احمد صاحب (جو چند دن پہلے تشریف لائے تھے) صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب، چوہدری صلاح الدین صاحب ناظم جائیداد، ملک سیف الرحمٰن صاحب ربوہ نیز مولانا سید اعجاز احمد صاحب مربی سلسلہ راولپنڈی کے علاوہ چند اور دوست بھی حضور کی زیارت اور آپ کی اقتداء میں نمازیں ادا کرنے کے لئے حاضر تھے۔ نماز کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور کے مغربی افریقہ کے تاریخی اور نہایت درجہ کامیاب تبلیغی دورہ کی ایک مجموعی رپورٹ کتابی صورت میں جلد شائع ہونی چاہیئے۔ اس کتاب کی طباعت اور اشاعت کی ضرورت اور افادیت کے بارے میں اس سے پہلے بھی کئی دوست حضور کی خدمت میں عرض کر چکے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس کی ترتیب و تدوین نیز اس کی اشاعت کے بعض عملی پہلوؤں پر اظہار خیال فرماتے رہے۔

لائلپور کے احباب جماعت کی ایک پارٹی حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کے لئے جمعہ کی شام کو یہاں پہنچی۔ یہ لوگ حضور کی اقتداء میں نماز مغرب اور عشاء ادا کرنے کے علاوہ ملک کی بہتری اور بہبودی سے متعلق حضور کے زریں ارشادات سے بھی مستفید ہوئے۔ صبح ان کی واپسی کا پروگرام تھا حضور کی خدمت میں اجازت کے لئے حاضر ہوئے۔ حضور نے ازراہِ شفقت اور ذرہ نوازی فرمایا۔ آپ یہاں مہمان ہیں ایک دو دن اور ٹھہریں۔ اپنے خدام سے حضور کی اس درجہ شفقت اور پیار سے ان کے دل باغ باغ ہو گئے۔

یہ دوست دن بھر بالاکوٹ میں گھوم پھر کر شام کو پھر حاضر ہوئے۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے دوست باہر سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ مغرب اور

عشاء کی نمازیں حضور نے جمع کر کے پڑھائیں اور پھر حضور دیر تک احباب میں تشریف فرما رہے۔

پہاڑی علاقوں اور بعض خوبصورت وادیوں کے ذکر پر فرمایا کہ مغربی افریقہ کے قریباً تین سو میل ساحلی علاقے کو بھی قدرت نے نہایت خوبصورت جنگلوں درختوں اور سبزہ زاروں سے مالامال کر رکھا ہے جن میں سے گزرنے والی سڑکیں بھی نہایت عمدہ اور کشادہ ہیں۔ اس علاقہ میں کولا نٹ یعنی جس سے کوکا کولا نکالتے ہیں کثرت سے پایا جاتا ہے۔ یہاں کے کوہساروں، سبزہ زاروں اور بعض صحت افزا مقامات کے متعلق حضور نے اپنی وسیع معلومات کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا۔ میرے نزدیک صحت افزا مقام تو وہی ہو سکتا ہے جہاں کا ماحول پُرسکون ہو۔ قدرتی چشموں کا ٹھنڈا اور صحت مند پانی میسر ہو اور جہاں تا حدِ نظر سبزہ ہی سبزہ نظر آتا ہو۔

جابہ (نخلہ) کا ذکر بھی ہوا۔ فرمایا یہ نسبتاً ٹھنڈا علاقہ ہے مگر زیادہ تر خشک ہونے کی وجہ سے مختلف قسم کے زہریلے سانپوں کا گھر ہے۔ مگر ہم جب بھی وہاں ٹھہرے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیں ہمیشہ ان سے محفوظ رکھا۔

فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی تلونڈی جھنگلاں کے تھے تقسیم ملک کے بعد وہ فوت ہوئے ہیں ان کی حالت یہ تھی کہ جب کبھی کسی سانپ کو دیکھ لیتے تو اس کا خوف ہر وقت ان کے ذہن پر سوار رہتا تھا۔ ایک دفعہ ان کے رشتہ داروں نے اپنے کسی جھگڑے کا تصفیہ کروانے کے لئے سندھ کے ایک ایسے علاقے میں بلایا جہاں سانپ بڑی کثرت سے ہوتے ہیں۔ اس پر وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی یہ کیفیت بیان کی۔ حضورؑ نے دعا کی اور فرمایا اب سانپ آپ کو کچھ نہیں کہے گا۔ چنانچہ وہ بتایا کرتے تھے کہ اس کے بعد نہ صرف یہ کہ سانپ کے خوف کا احساس جاتا رہا بلکہ جب کبھی کوئی سانپ انہیں نظر آتا وہ انہیں دیکھ کر بھاگ جاتا۔

فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فدائیوں اور آپؑ سے محبت رکھنے والے متبعین کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کی یہ بشارت ہے کہ نہ صرف انکے نفوس میں برکت ڈالی جائے گی بلکہ جس چیز کو وہ چھوئیں گے وہ بھی بابرکت ہو جائے گی۔ اسی برکت کی ہمیں بھی تلاش کرنی چاہیئے۔

مورخہ ۱۹ (وفا) (اتوار) آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے انفرادی اور اجتماعی ملاقات کی سعادت پانے کے لئے دور و نزدیک سے احباب جماعت کثیر تعداد میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ حضور نے ازراہِ شفقت کثیر تعداد میں آئے ہوئے احباب کو انفرادی ملاقات کا موقعہ عطا فرمایا اور اس کے بعد اجتماعی ملاقات اور اپنے بیش قیمت ارشادات سے نوازا:-

جماعت احمدیہ مردان کے دوست پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق ایک سپیشل بس کے ذریعہ یہاں پہنچے تھے۔

حضور انفرادی ملاقاتوں سے فارغ ہو کر جب باہر تشریف لائے تو اپنے پیارے آقا ایدہ اللہ الودود کی عقیدت اور محبت میں سرشار یہ سب دوست احتراماً کھڑے ہو گئے۔ محترم آدم خان صاحب امیر جماعت احمدیہ مردان نے آگے بڑھ کر حضور سے مصافحہ کیا۔ اس کے بعد حضور قریباً ایک گھنٹہ تک تشریف فرما رہے۔ حضور نے فرداً فرداً بعض دوستوں کے حالات دریافت فرمائے بعض دوستوں نے اپنی مشکلات بیان کیں۔ حضور نے ان کے لئے دعا کی۔ بعض بیمار تھے ان کے لئے آپ نے علاج تجویز فرمایا اور نصیحت فرمائی کہ صرف علاج پر تکیہ نہیں کرنا بلکہ اس یقین کے ساتھ دوا کو استعمال کرنا ہے کہ شفا تو دراصل اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے جب تک شافی مطلق کا حکم نازل نہیں ہوتا کوئی دوا کارگر نہیں ہوتی۔ اسلئے دعا کے ساتھ دوا کو بھی لینا چاہیئے۔

مردان سے دو غیر از جماعت دوست بھی تشریف لائے ہوئے تھے جو کئی سال سے سلسلہ کا لٹریچر پڑھ رہے ہیں مگر ابھی تک انہیں انشراح صدر نہیں ہوا فرمایا۔ انشراح تو اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا اور کوئی نہیں کر سکتا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انسان کا دل مثالی رنگ میں اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہوتا ہے جدھر چاہے اور جس طرح چاہے اسے پھیر دے۔ پس اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیئے کہ وہ انشراح صدر اور حق قبول کرنے کی توفیق بخشے۔ کیونکہ اس کا انحصار دراصل اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی توفیق پر ہے۔ بعض دفعہ دنیوی لحاظ سے سرتاپا گندمیں ملوث لوگ احمدیت کی بدولت سچی توبہ کر کے حقیقی مومن بن گئے۔ فرمایا ویسے یہ ضروری ہے کہ جب تک احمدیت کے متعلق پوری طرح انشراح نہ ہو اسے قبول نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ یہ دل کا معاملہ ہے اور بڑی ذمہ داری کا کام ہے۔ انشراح صدر ہونے کی صورت میں یہ انسان ہمارے لئے بھی اور اللہ تعالیٰ نے غلبۂ اسلام کے لئے جو مہم چلائی ہے اس کے لئے بھی مفید وجود بن سکتا ہے۔

فرمایا مغربی افریقہ میں جہاں کا میں نے دورہ کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت اور طاقت اور قبولیتِ دعا کے بے شمار نشان دکھائے ہیں (بعض کی حضور نے مثالیں بھی دیں) فرمایا یہ سارے نشان دراصل اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور جلال کے مظہر ہیں۔ ہم تو کوئی چیز ہی نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ادنیٰ ترین خادم ہیں۔ البتہ اس بات پر خوش ہیں کہ آپؐ کے محبوب ترین روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل اللہ تعالیٰ نے ہمیں خدمتِ اسلام کا موقع عطا فرمایا ہے اور احمدیت کے ذریعہ عیسائیت کی زبردست دجالی کارروائیوں کے مقابلہ میں دنیا میں سچی توحید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت قائم اور اسلام کی صداقت ثابت ہو رہی ہے

فرمایا براعظم افریقہ جسے عیسائی دنیا اپنی گود میں سمجھتی تھی اور وہاں سے اسلام کا نام و نشان مٹا دینا چاہتی تھی آج احمدیت کی بدولت وہاں سے عیسائیت بتدریج پسپا ہو رہی ہے۔ چنانچہ عیسائی پادری یہ تسلیم کرنے لگے ہیں کہ اگر وہ ایک آدمی کو عیسائی بناتے ہیں تو احمدی مبلغین دس آدمیوں کو حلقہ بگوش اسلام بنا لیتے ہیں۔ پس ایک اور دس کی نسبت سے عیسائیت اور اسلام کے درمیان افریقہ میں لڑی جانے والی اس جنگ میں انشاء اللہ فتح اسلام ہی کو ہوگی۔

فرمایا افریقہ میں اسلام کے حق میں بپا ہونے والا یہ عظیم انقلاب اس بات کا بھی متقاضی ہے کہ ہم یہاں بھی اپنے نقطۂ نظر کی وسیع پیمانے پر اشاعت کریں اور اس سلسلہ میں وہی جوش و خروش دکھائیں جس کا ہم نے افریقہ میں مشاہدہ کیا ہے۔ اور اس راہ میں اپنی جان کی بازی لگا دینے سے بھی گریز نہ کریں۔ کیونکہ یہ ایک سعادت عظمیٰ ہے۔ اور چارپائی پر کراہ کراہ کر مرنے سے اولیٰ اور افضل ہے۔

فرمایا ہمارے بعض ہم وطن بھائیوں کی طرف سے پچھلے دو چار مہینوں میں عرب ممالک میں ہمارے دوستوں کے خلاف بعض شاخسانے کھڑے کئے گئے۔ دیارِ حرم اور دیگر مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کرنے والے احمدی احباب کو قید و بند کی صعوبتوں سے دوچار کرایا گیا اور پھر یہاں آکر اپنے شاندار کارنامے پر داد و تحسین بھی حاصل کی جاتی رہی۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر موقعہ پر فضل کیا اور تائید و نصرت فرمائی۔ ہمارے دوستوں کی باعزت رہائی ہوئی۔

فرمایا۔ ہم بڑے وثوق سے یہ کہتے ہیں کہ ہم غالب آئیں گے۔ یہ ہم اس لئے نہیں کہتے کہ ہمارے اندر کوئی طاقت ہے یا ہمارے اندر کوئی خوبی ہے بلکہ اس لئے کہتے ہیں کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو حق و صداقت پر ہوگا وہی غالب آئے گا۔ یہی ہمارے مخالف بھی جھوٹ بولنے کو جزو ایمان بنانے والے غالب نہیں آسکتے۔

اس کے بعد حضور نے باری باری ہر ایک دوست کو شرف مصافحہ بخشا۔ مردان کی جماعت کے دوستوں کی درخواست پر ان کے ساتھ گروپ فوٹو اُتروانا بھی منظور فرمایا۔ چنانچہ ملاقات کے بعد فوٹو لیا گیا۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا۔ دوست پہلے کھانا کھائیں پھر نماز پڑھیں گے۔

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ حضور ایدہ اللہ کی زیارت اور ملاقات کے لئے باہر سے تشریف لانے والے دوستوں کے لئے چائے اور پھر دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ چنانچہ جب سب مہمانوں نے کھانا کھا لیا تو حضور باہر تشریف لائے۔ ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور پھر سب احباب اپنے پیارے آقا کی ملاقات سے شادکام ہو کر خوشی خوشی رخصت ہوئے۔

ایبٹ آباد ۲۴ر وفا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی نماز جمعہ پڑھانے کے لئے راولپنڈی تشریف لے گئے۔ یہاں سے حضور مع حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا پونے دس بجے روانہ ہوئے۔ محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد

علما صاحب، صاحبزادہ مرزا انعام اللہ احمد صاحب اور محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ پرائیویٹ سیکرٹری بھی حضور کے ہمرکاب تھے۔

حضور پونے بارہ بجے محترم میجر سید مقبول احمد صاحب کی کوٹھی "بیت السلام" پہنچے جہاں مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کی معیت میں احباب نے حضور کا خیر مقدم کیا۔ یہیں حضور نے دوپہر کا کھانا تناول فرمایا کھانے سے فارغ ہو کر حضور دو بجے مسجد نور میں تشریف لے گئے۔

خطبہ جمعہ میں حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ تمام بنی نوع انسان کو وحدتِ اسلامی میں منسلک کر کے ان کی عزت اور وقار کو قائم کرنے اور خدائے حق و قیوم سے ان کا رشتہ استوار کرنے کا عظیم الشان کام جماعت احمدیہ کے سپرد ہوا ہے۔ آپ نے اس الٰہی منشاء اور اہم دینی فریضہ کے پیش نظر احباب جماعت کو پیہم جانی اور مالی قربانی کی تحریک کے ساتھ ساتھ ہر وقت دعائیں کرتے رہنے کی بھی ہدایت فرمائی۔

حضور نے پہلے قرآن کریم کی چند آیات سے اس امر پر بھی بصیرت افروز پیرایہ میں روشنی ڈالی کہ جماعت مومنین کے خلاف منافقین کی ریشہ دوانیوں کی اصل غرض دنیوی عزت اور وقار کا حصول ہوتا ہے۔ حالانکہ حقیقی عزت کا سرچشمہ اور منبع اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اسلئے حقیقی عزت اسی سے لو لگانے اور اس کی راہ میں ہر قسم کی قربانیاں پیش کرنے سے ملتی ہے۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ترین روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے خدائی ہدایت سے محروم اقوامِ عالم کو حلقہ بگوش اسلام کر کے ان کی عزت اور احترام کو قائم کرنے کا عظیم الشان کام جماعت احمدیہ کے سپرد فرمایا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم دلیل اور نمونہ اور دردمندانہ دعاؤں کے ساتھ نہایت حسین پیرایہ میں دنیا پر یہ ثابت کر دکھائیں کہ حقیقی عزت اور احترام اور اللہ تعالیٰ کا پیار اور اس کی رضا حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت اور آپؐ کی غلامی میں ملتی ہے۔

فرمایا اس لحاظ سے ہم پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے جس سے عہدہ برآ ہونے کے لئے جہاں پیہم جانی اور مالی قربانیوں کی ضرورت ہے وہاں جماعتی ترقی اور غلبۂ اسلام کے لئے نہایت درد و الحاح سے دعائیں بھی کرنی چاہئیں۔

مالی قربانی کے ضمن میں حضور نے اپنی اس خواہش کا بھی اظہار فرمایا کہ کیا ہی اچھا ہو کہ جیسے دورِ خلافتِ احمدیہ پر اس وقت تک ۶۲ سال گذر چکے ہیں اسی طرح "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" میں پاکستان کی جماعت کی مالی قربانیاں بڑھ کر ۶۲ لاکھ روپے تک پہنچ جائیں۔

حضور کا یہ روح پرور خطبہ پون گھنٹے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور نے جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اور پھر ازراہِ شفقت تمام احباب کو باری باری شرفِ معانقہ بخشا۔

یہاں سے فارغ ہو کر حضور میجر صاحب کی کوٹھی پر تشریف لائے۔ قریباً ایک گھنٹہ آرام فرمانے کے بعد ساڑھے پانچ بجے روانہ ہو کر ساڑھے سات بجے شام بخیریت واپس ایبٹ آباد ورود فرما ہوئے۔ راولپنڈی کے چند احباب حضور کو الوداع کہنے کے لئے قافلہ کے ساتھ ایک کار میں ٹیکسلا تک آئے، اور یہاں سے اجازت لے کر واپس تشریف لے گئے۔

یہ تو تھی نماز جمعہ اور حضور کی راولپنڈی میں تشریف آوری کی مختصر روئداد۔ اس سے پہلے یعنی ۲۱، ۲۲ اور ۲۳ روفا کی مختصر رپورٹ بھی درج ذیل ہے۔

ان دنوں بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احباب میں رونق افروز رہ کر انہیں اپنے کلمات طیبات اور مواعظ حسنہ سے سرفراز فرماتے رہے ۲۱ تاریخ کو محترم مولانا ابوالعطاء صاحب، مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب اور محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ناظر بیت المال بھی حاضر تھے۔ حضور دیر تک سوات کے بعض قابل دید اور صحت افزا مقامات کی سیر و سیاحت اور اس سلسلہ میں بعض ضروری سہولتوں نیز وہاں کے بڑے ہی دلچسپ تمدنی، معاشرتی، سیاسی اور انتظامی حالات پر بھی اظہارِ خیال فرماتے رہے۔

مورخہ ۲۲ روفا کو پانچ بجے شام محترم مولانا محمد یعقوب خان صاحب نے حضور کو انہیں مغربی افریقہ اور یورپ کے بعض دوسرے ملکوں کے حالیہ دورہ کے بارے میں غیر ملکی پریس کے تاثرات پر مشتمل اخباری تراشے دکھانے کے لئے نماز مغرب کے بعد حضور تھوڑی دیر احباب میں تشریف فرما رہے اس موقعہ پر فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیدا کردہ لٹریچر سے اسلامی مسائل کے متعلق پیدا ہونے والی غلط فہمیاں دور ہوتی ہیں۔ کیونکہ آپ نے ہر قسم کی پیچیدگیوں اور الجھنوں کو نہایت حسین پیرایہ میں سلجھا کر رکھ دیا ہے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے متعلق اولیاء اللہ کے بعض رؤیا اور کشوف کا بھی ذکر فرمایا۔

۲۳ تاریخ بعد نماز مغرب کی مجلس علم و عرفان میں حضور نے جانوروں مثلاً ہرن اور گھوڑے وغیرہ کی سمجھ اور خود حفاظتی کی بعض مثالیں بیان فرمائیں۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

الحمد للہ

وصیّت جلدی کرو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء کی تقریر کے دوران وصیت کے متعلق فرمایا:-

"جیسا کہ میں نے بتایا ہے وصیت حاوی ہے اس تمام نظام پر جو اسلام نے قائم کیا ہے۔ بعض لوگ غلطی سے یہ خیال کرتے ہیں کہ وصیت کا مال صرف لفظی اشاعتِ اسلام کے لئے ہے۔ مگر یہ بات درست نہیں۔ وصیت لفظی اشاعت اور عملی اشاعت دونوں کے لئے ہے۔ جس طرح اس میں تبلیغ شامل ہے اسی طرح اس میں اس نئے نظام کی تکمیل بھی شامل ہے جس کے ماتحت ہر فرد بشر کی باعزت روزی کا سامان مہیا کیا جائے گا۔ جب وصیت کا نظام مکمل ہو گا تو صرف تبلیغ ہی اس سے نہ ہو گی بلکہ اسلام کے منشاء کے ماتحت ہر فرد بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائے گا۔ اور دکھ درد اور تنگی کو دنیا سے انشاء اللہ مٹا دیا جائے گا۔ یتیم بھیک نہ مانگے گا۔ بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گی۔ بے سامان پریشان نہ پھرے گا۔ کیونکہ وصیت بچوں کی ماں ہو گی۔ جوانوں کی باپ ہو گی۔ عورتوں کا سہاگ ہو گی۔ اور جبر کے بغیر محبت اور دلی خوشی کے ساتھ بھائی بھائی کی اس کے ذریعہ سے مدد کرے گا۔ اور اس کا دینا بے بدلہ نہ ہو گا۔ بلکہ ہر دینے والا خدا تعالیٰ سے بہتر بدلہ پائے گا۔ نہ امیر گھاٹے میں رہے گا نہ غریب۔ نہ قوم قوم سے لڑے گی۔ بلکہ اس کا احسان سب دنیا پر وسیع ہو گا۔ ...... تم جلد سے جلد وصیت کرو تا کہ جلد سے جلد نظامِ نو کی تعمیر ہو۔ وہ مبارک دن جلد آ جائے جبکہ چاروں طرف اسلام اور احمدیت کا جھنڈا لہرانے لگے۔"

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

ایک ضروری وضاحت

مختلف جماعتوں کی طرف سے جو وعدہ جات موصول ہو رہے ہیں۔ ان سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ بعض دوستوں کو یہ غلط فہمی ہوئی ہے کہ اس اہم اور مقدس فنڈ میں زیادہ سے زیادہ پانچ ہزار روپے تک دے سکتے ہیں۔ حالانکہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۱۲ احسان مطابق ۱۲ جون ۱۹۷۰ء میں یہ وضاحت فرمائی ہے :-

ایک صف :- نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں پانچ ہزار یا اس سے زاید دینے والوں کی ہو گی۔ کیونکہ اس میں یہ شرط نہیں کہ پانچ ہزار روپے سے زاید نہ دیں۔ اگر کسی کو اللہ تعالیٰ پانچ لاکھ کی بھی توفیق دیتا ہے تو اسے پانچ لاکھ روپے کی رقم پیش کر دینی چاہیئے

پس وہ مخیر دوست جو اس اہم اور مقدس فنڈ میں پانچ ہزار روپے سے زاید کی توفیق رکھتے ہوں وہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تا مخلصین جماعت ہائے احمدیہ بھارت فضل عمر فاؤنڈیشن سے کم از کم دگنی رقم پیش کر سکیں

عہدیدارانِ جماعت یہ وضاحت احباب تک پہنچا دیں

ناظر بیت المال آمد قادیان

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۶۹ء

قسط نمبر ۲

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی ہجرت اور قبر ہندوستان میں

از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

حضرات ! میری آج کی تقریر کے موضوع کے دو حصے ہیں۔ اوّل یہ کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات صلیب پر نہیں ہوئی۔ اور دوسرے یہ کہ حضرت مسیح علیہ السلام واقعہ صلیب کے بعد ہجرت کر کے بالآخر کشمیر میں آئے اور یہیں آپ کی وفات ہوئی اور تدفین عمل میں آئی

اب میں امر اوّل کو قدرے تفصیل سے بیان کرنا چاہتا ہوں

حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے

اناجیل میں بیشک مسیح کی مصلوبیت کا ذکر ہے مگر انجیل نویسوں کو اس واقعہ کے بیان کرنے میں اشتباہ اور غلطی لگی۔ حضرت مسیح علیہ السلام کو صلیب پر چڑھایا تو ضرور گیا تھا وہ چند گھنٹے صلیب پر رہے بھی مگر ان کی وفات صلیب پر نہیں ہوئی۔ بلکہ ان کو زندہ صلیب سے اتار لیا گیا جب کہ وہ بیہوشی کے عالم میں تھے۔ چنانچہ اناجیل سے مندرجہ ذیل واقعات کا علم ہوتا ہے :۔

۱۔ جب حضرت مسیح کا مقدمہ پیلاطوس نامی جج کی عدالت میں پیش ہوا اسی رات پیلاطوس کی بیوی کو مسیح کے متعلق خواب آیا اور اس نے اپنے خاوند کو کہلا بھیجا کہ تو اس راستباز سے کچھ کام نہ رکھ۔ کیونکہ آج رات میں نے اس کے سبب سے بہت تکلیف اٹھائی ہے (متی $\frac{۲۷}{۱۹}$)

۲۔ چنانچہ پیلاطوس نے مسیح کو راستباز سمجھ کر اس کے خلاف فیصلہ دینے میں ہچکچاہٹ ظاہر کی اور اس علامت کے طور پر اپنے ہاتھ پانی منگا کر دھوئے کہ میں اس راستباز کے قتل سے بری ہوں۔ لیکن یہودیوں نے کہا کہ اگر تو اس مرد کو چھوڑتا ہے تو قیصر کا خیر خواہ نہیں (یوحنا $\frac{۱۹}{۱۲}$)

۳۔ اس دباؤ کے تحت آکر پیلاطوس نے حضرت مسیح کے صلیب دئے جانے کا فیصلہ کیا۔ لیکن اس فیصلہ کا التواء جمعہ کے روز تک کیا۔ کیونکہ پیلاطوس جانتا تھا کہ یہودی اپنی شریعت کے مطابق صرف جمعہ کی شام تک ہی مسیح کو صلیب پر رکھ سکتے ہیں پھر سبت شروع ہو جاتا ہے۔ جمعہ کی شام کو مسیح کو دو چوروں کے ساتھ صلیب پر چڑھایا گیا۔ لیکن جب چھٹا گھنٹہ ہوا تو ایک ایسی آندھی آئی جس سے ساری زمین تاریک ہو گئی۔ اور یہ اندھیرا تین گھنٹے تک رہا۔ سبت کے احترام کو توڑنے سے بچنے کے لئے انہوں نے حکومت سے مسیح اور دونوں چوروں کو صلیب سے اتارے جانے کی درخواست کی۔ دونوں چور اس وقت زندہ تھے۔ اس لئے معمول کے مطابق ان کی ہڈیاں توڑی گئیں

۴۔ مگر حضرت مسیح اس وقت زخموں کی تاب نہ لا کر سخت بے ہوش ہو گئے تھے اس لئے سپاہیوں نے مردہ سمجھ کر ان کی ہڈیاں نہ توڑیں۔ تاہم ایک سپاہی نے آپ کی پسلیوں میں اپنا بھالا چھویا تو اس سے خون بہہ نکلا جو واضح طور پر زندگی کا ثبوت تھا۔ کیونکہ مردہ جسم سے خون نہیں بہتا۔ (یوحنا $\frac{۱۹}{۳۴}$)

۵۔ جب یوسف آرمتیا نے پیلاطوس سے مسیح کی لاش مانگی تو اس نے متعجب ہو کر کہا کہ کیا مسیح اس قدر جلدی مر گیا ہے۔ کیونکہ خود پیلاطوس تجربہ کی بنا پر یہ سمجھتا تھا کہ اتنی جلدی مسیح صلیب پر نہیں مر سکتے۔ (مرقس $\frac{۱۶}{۴۴-۴۵}$)

۶۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ مسیح کو صلیب سے اتار کر ایک زمین دوز ہوادار کمرہ میں رکھا گیا۔ مُر اور لوبان وغیرہ ان کے جسم کو ملا گیا۔ حکیم نقدیموس نے ان کا علاج کیا۔ آج تک طب کی کتابوں میں مرہم عیسیٰ کا نسخہ ملتا ہے۔

(The Crucifixion by an eye witness)

ان حقائق سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت مسیح کے حواری مسیح کو زندہ ہی سمجھتے تھے۔ تبھی تو ایک زمین دوز کمرے میں ان کا علاج کرتے رہے۔

۷۔ حضرت مسیح جب کچھ اچھے ہو گئے تو انہوں نے نی الفور گلیل کی طرف سفر کیا اس سفر میں وہ اپنے شاگردوں سے ملے۔ اور انہیں اپنا گوشت اور ہڈیاں دکھلائیں۔ اور اپنے زخم دکھلائے۔ ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا اور انہیں منع کیا کہ وہ اس بات کو عام لوگوں میں نہ پھیلائیں۔ (لوقا $\frac{۲۴}{۱۳-۴۳}$)

۸۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے صلیب پر چڑھائے جانے سے قبل اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ اے میرے باپ یہ موت کا پیالہ مجھ سے ٹال دے۔ اور انجیل میں "عبرانیوں" کے خط میں ان دعاؤں کی قبولیت کے متعلق لکھا ہے :۔

" اس نے اپنے جسم کے دنوں میں بہت زور زور سے پکار کر اور آنسو بہا بہا کے اس سے جو اسے موت سے بچا سکتا تھا۔ دعائیں اور منتیں کیں اور خدا ترسی کے سبب اس کی سنی گئی " (عبرانیوں $\frac{۵}{۷}$)

پس اناجیل میں مندرجہ واقعات کی اس ترتیب سے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے یہ ثابت فرمایا کہ دراصل مسیح صلیب سے زندہ اتار لئے گئے تھے۔ اور بعد میں وہ نسبتاً صحتیاب ہو کر مشرق کی طرف ہجرت کر گئے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے زمانے تک اس عظیم الشان تحقیق کی تائید میں مزید انکشافات ہوں گے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک عظیم الشان پیشگوئی

چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں : ۔

" اس پیشگوئی (کسر صلیب) میں یہی اشارہ تھا کہ مسیح موعود کے وقت میں خدا کے ارادہ سے ایسے اسباب پیدا ہو جائیں گے جن کے ذریعہ سے (مسیح کے) صلیبی واقعہ کی اصل حقیقت کھل جائے گی تب انجام ہو گا۔ اور اس عقیدہ کی عمر پوری ہو جائے گی۔ لیکن نہ کسی جنگ اور لڑائی سے بلکہ محض آسمانی اسباب سے جو علمی اور استدلالی رنگ میں دنیا میں ظاہر ہوں گے "

" پس ضرور تھا کہ آسمان ان امور اور ان شہادتوں اور ان قطعی اور یقینی ثبوتوں کو ظاہر نہ کرتا جب تک مسیح موعود دنیا میں نہ آتا سو ایسا ہی ہوا۔ اور اب سے جو وہ موعود ظاہر ہوا ہر ایک آنکھ کھلے گی۔ اور غور کرنے والے غور کریں گے کیونکہ خدا کا مسیح آگیا۔ ...... اب ہر ایک سعید روح کو فہم عطا کیا جائے گا اور ہر ایک رنگ بد دل مقفل دی جائے گی۔ کیونکہ جو چیز آسمان میں چمکتی ہے وہ ضرور زمین کو بھی منور کرتی ہے۔ مبارک وہ جو اس روشنی سے حصہ لے "

(مسیح ہندوستان میں)

حکومت کشمیر کا ایک مستحسن اقدام

اس جگہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میں موجودہ حکومت کشمیر کے اس مستحسن اقدام کا ذکر کروں جو سرینگر کے ایک روزنامہ "آفتاب" میں شائع ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب حکومت کشمیر بھی حالات کے تقاضا سے مجبور ہو کر قبر مسیح کی تحقیقات کروانے کا انتظام کر رہی ہے۔ اور ہمیں یقین [illegible] ہے کہ اس تحقیق و ریسرچ کے نتیجہ میں [illegible] روحانی حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی متذکرہ بالا پیشگوئی کی ہی تصدیق ہو گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ !

روزنامہ "آفتاب" سرینگر کشمیر اپنی اشاعت مورخہ ۷ اپریل ۱۹۶۸ء میں یوں رقمطراز ہے کہ :۔

" شہر سرینگر میں [illegible] مذہب کے بانی یسوع مسیح [illegible] کی موجودگی نے ایک بین الاقوامی اہمیت اختیار کر لی ہے۔ حکومت کشمیر نے اس بات کے پیش نظر [illegible] ہزار روپے کی ابتدائی رقم اس بات کے لئے منظور کی ہے تاکہ اس قبر کی موجودگی کے متعلق ارضی شواہد اور ثبوت ایک مستند کتاب کی شکل میں شائع کئے جائیں۔ یہ [illegible] محکمہ ریسرچ میں جمع کروا دیا گیا ہے۔ اور امکان ہے کہ موجودہ مالی سال میں اس غرض کے لئے ایک بڑی رقم اور وقف کر دی جائے گی۔ اطلاع کے مطابق حکومت بین الاقوامی [illegible] ملکی ماہرین کی ایک سرکردہ کمیٹی کو اس سلسلہ میں چھان بین کا کام [illegible] رہی ہے [illegible] جاتا ہے کہ [illegible] ظفر اللہ خاں کے انکشافات کے بعد کہ یہ قبر سرینگر میں ہے [illegible] ممالک میں اس بارے میں زبردست دلچسپی پیدا [illegible] ہے [illegible] امریکہ اور برطانیہ [illegible] علمی حلقہ میں حکومت [illegible] صورت [illegible] [illegible] خواہش [illegible]

بین الاقوامی زیارت گاہ بنانے کی تجویز پر سنجیدگی سے غور ہوگا تاکہ ہر سال یہاں لاکھوں عیسائی اس قبر کی زیارت کو آئیں۔"

(روزنامہ آفتاب سرینگر ۷ رابریل ۱۹۶۷ء شمارہ ۱۶۵)

حضرات: اب میں اپنی تقریر کے دوسرے حصے کو وقت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اختصار سے بیان کرتا ہوں کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام واقعۂ صلیب کے بعد آسمان پر نہیں گئے۔ بلکہ وہ فلسطین سے ہجرت کرکے مختلف ممالک میں بنی اسرائیل کے دس جلا وطن قبائل میں تبلیغ کرتے ہوئے بالآخر کشمیر آئے۔ اور ۱۲۰ سال کی عمر میں طبعی وفات پائی اور سرینگر کے محلہ خانیار میں ان کی قبر موجود ہے۔ اس ضمن میں عیسائی محققین، سائنسدانوں اور آثار قدیمہ سے برآمد ہونے والے نئے انکشافات کو بیان کرنا چاہتا ہوں جن سے ایک طرف حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کی تحقیق کی تائید و تصدیق ہوتی ہے اور دوسری طرف حضرت مسیح ناصریؑ کے بارہ میں عیسائیوں اور دیگر مذاہب کے پیروکاروں کے غلط عقائد کی تردید ہوتی ہے

پہلا انکشاف

مرقس اور لوقا کی انجیل میں تحریف

عیسائی حضرات اناجیل اربعہ (متی، مرقس، لوقا، یوحنا) کے بارہ میں ایمان رکھتے ہیں کہ یہ کتابیں روح القدس کی برکت سے لکھی گئی ہیں اس لئے یہ خدا کا کلام ہے۔ ان اناجیل میں دو انجیلوں یعنی متی اور یوحنا کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ یہ حضرت مسیح علیہ السلام کے دو جلیل القدر حواریوں متی اور یوحنا نے تصنیف کی تھیں۔ ان دونوں انجیلوں میں یہ کہیں ذکر نہیں کہ حضرت مسیح واقعۂ صلیب کے بعد دوبارہ زندہ ہو کر اس جسم سمیت آسمان پر چلے گئے۔ ہاں البتہ باقی دو انجیلوں یعنی مرقس اور لوقا (جن کے مصنف حضرت مسیح کے شاگرد نہیں بلکہ ان کے شاگردوں کے شاگرد ہیں) میں ذکر ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام واقعۂ صلیب کے بعد اپنے حواریوں سے جدا ہو کر آسمان پر چلے گئے اور خدا تعالیٰ کی دہنی جانب جاکر بیٹھ گئے۔ چنانچہ

۱- مرقس کی انجیل کے سولہویں باب کی بارہ آیات ۹ تا ۲۰ میں اس واقعہ کا ذکر ہے۔ آیت ۱۹ میں صاف مذکور ہے:-

"غرض خداوند یسوع ان سے کلام کرنے کے بعد آسمان پر اٹھایا گیا اور خدا کے دہنی طرف بیٹھ گیا"

۲- لوقا کی انجیل کے چوبیسویں باب کی ۵۱ آیت میں حضرت مسیح ناصری کے آسمان پر اٹھائے جانے کا یوں ذکر آتا ہے:-

"جب وہ انہیں برکت دے رہا تھا تو ایسا ہوا کہ ان سے جدا ہو گیا اور آسمان پر اٹھایا گیا"

انجیل مرقس اور لوقا کی متذکرہ بالا آیات کو خدا کا کلام یقین کرتے ہوئے قریباً دو ہزار سال سے عیسائی بھائیوں کو ایمان تھا کہ حضرت مسیح ناصری آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ اور وہ ان کے دوبارہ نزول کے منتظر تھے اور ابھی ہیں۔ مگر ۱۸۸۱ء میں بائیبل کا جو Revised Version شائع ہوا اور Oxford University Press London میں ۱۸۸۹ء میں جو انجیل شائع ہوئی اس میں

۱- مرقس کی متذکرہ بالا بارہ آیات (یعنی باب ۱۶ آیت ۹ تا ۲۰) کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ دو بہت پرانے یونانی نسخوں میں مرقس کی انجیل کی آخری آیات بالکل اور ہیں

۲- اسی طرح لوقا کی انجیل کے ۲۴ ویں باب کی ۵۱ آیت کے الفاظ

"اور آسمان پر اٹھایا گیا"

کے نیچے حاشیہ میں یہ نوٹ دیا گیا ہے کہ بعض پرانے مستند نسخوں میں

"وہ آسمان پر اٹھایا گیا"

کے الفاظ موجود ہی نہیں۔

گویا انیسویں صدی کے آخر میں عیسائی حضرات کو بعد تحقیق پتہ چلا کہ انجیل مرقس اور لوقا کی وہ آیات جن میں حضرت مسیح ناصری کے آسمان پر جانے کا ذکر ہے اور جن کی بناء پر وہ حضرت مسیح کی دوبارہ آمد کے منتظر ہیں وہ آیات تو اناجیل قدیم کے نسخوں میں موجود ہی نہیں اور یہ آیات بعد میں کسی نے اناجیل میں شامل کر دی ہیں۔ چنانچہ ان آیات کے الحاقی ہونے کا یقین کرتے ہوئے ۱۹۴۶ء کے Revised Standard Version (نئے نظر ثانی شدہ معیاری ترجمہ) میں مرقس اور لوقا کی متذکرہ بالا آیات کو متن میں سے خارج کر دیا گیا ہے گویا اب یہ امر ایک طرف بائیبل میں تحریف کی ایک روشن مثال ہے تو دوسری طرف یہ ظاہر کر رہا ہے کہ اب موجودہ اناجیل اربعہ کے متن میں ایک آیت بھی ایسی نہیں جس میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے آسمان پر جانے کا ذکر ہو۔ جب ان کے آسمان پر جانے کا ذکر ہی نہیں تو دوبارہ آمد کا انتظار عبث اور فضول ہے۔ تیسری طرف بائیبل کی متذکرہ تحریف اب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے روحانی انکشاف اور گہری تحقیق کی پوری پوری تصدیق کر رہی ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام آسمان پر نہیں گئے اور نہ ہی وہاں زندہ ہیں۔ اور نہ ہی دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔

دوسرا انکشاف

یروشلم کا مکتوب

۱۸۷۳ء میں اسکندریہ (مصر) کے آثار قدیمہ کے ایک قدیم یونانی راہب خانہ سے واقعۂ صلیب سے تھوڑا ہی عرصہ بعد کا لکھا ہوا خط ملا جو ایسینی فرقہ کے ایک راہب نے اپنے سلسلہ کے ایک رکن کو یروشلم سے اسکندریہ بھیجا تھا۔ یہ خط ۱۹۰۷ء میں امریکن ٹیک کمپنی شکاگو نے

The Crucifiction by an Eye witness

کے نام سے شائع کیا ہے۔ اس خط میں راہب نے حضرت مسیح علیہ السلام کے واقعۂ صلیب کے چشم دید حالات لکھے ہیں کہ ان کو صلیب سے بیہوشی کی حالت میں زندہ ہی اتار لیا گیا تھا۔ اور ایسینی طبیب نقدیموس نے ان کے زخموں کا علاج کیا اور پھر آپ خفیہ طور پر یروشلم سے ہجرت کر گئے اور ہجرت سے قبل آپ نے اپنے شاگردوں کو کہا

"میں یہ نہیں بتا سکتا کہ اب کہاں جاؤں گا۔ کیونکہ میں اس امر کو مخفی رکھنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اور میں سفر بھی تنہا کروں گا۔"

اور اس مکتوب میں مسیح کے آسمان پر نہ جانے کے متعلق لکھا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے:-

"جب حواریوں نے گھٹنے ٹیکے اور ان کے چہرے زمین کی طرف جھکے ہوئے تھے یسوع اٹھا اور جلدی سے پھیلی ہوئی کہر میں چلا گیا ... . لیکن شہر میں یہ افواہ پھیل گئی کہ یسوع بادل میں سے ہو کر آسمان پر چلا گیا۔ یہ خبر ان لوگوں نے ایجاد کی تھی جو مسیح کے رخصت ہونے کے وقت موجود نہ تھے"

یہ خط حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کی زندگی میں ہی برآمد ہو چکا تھا جو آپؑ کے انکشاف کی تصدیق کر رہا ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات صلیب پر واقع نہ ہوئی تھی۔

تیسرا انکشاف

مسیح یعنی مسیح علیہ السلام کا کفن

اٹلی کے شہر تورن Turin میں حضرت مسیح علیہ السلام کا دو ہزار سالہ پرانا وہ کفن موجود ہے جس میں مسیح علیہ السلام کو صلیب سے اتارنے کے بعد لپیٹا گیا تھا۔ اس کفن پر مسیح کے جسم پر خون کے مختلف دھبوں اور جسم پر لگائی جانے والی مرہم کے نشانات موجود ہیں۔ موجودہ زمانہ کی اعلیٰ فوٹوگرافی سے یہ ثابت ہوا ہے کہ مسیح علیہ السلام صلیب سے اتارے جانے کے بعد زندہ تھے اور ان کا دل حرکت کر رہا تھا۔ جرمن سائنسدانوں کی ایک پارٹی نے ۸ سال کفن مسیح کے متعلق تحقیق کرکے ۱۹۵۷ء میں دنیا کو اس تحقیقات سے آگاہ کیا۔ اس کی پوری تفصیل ہرکرٹ برنا Herrkert Berna کی تصنیف "Das Lenin" میں ملتی ہے۔ اس تحقیقات کو سٹاک ہوم کے ایک اخبار Stock Holim Tidingingen Christ Ideriumd نے اپنی ۲ رابریل ۱۹۵۷ء کی اشاعت میں شائع کیا ہے

اس کفن سے کیمرہ کی مدد سے کفن پر آنے والی حضرت مسیح کی منفی تصویر بھی شائع ہوئی ہے۔ جس کو دیکھ کر خود پوپ Puis ۱۲ نے کہا کہ یہ کسی انسانی ہاتھ کی بنائی ہوئی نہیں۔ اناجیل کا بیان ہے کہ مسیح نے صلیب پر جان دے دی مگر سائنسدان مصر ہیں کہ ان کے دل نے عمل کرنا بند نہیں کیا تھا۔ کپڑے کا خون کو جذب کرنا بتاتا ہے کہ مسیح علیہ السلام صلیب سے اتارے جانے کے وقت زندہ تھے۔ چنانچہ حال ہی میں سٹیٹسمین کلکتہ

The Statesman Calcutta

کی ۳۰ رجولائی ۱۹۶۹ء کی اشاعت میں سوئس رائٹر ہرکرٹ برنا کا بیان شائع ہوا ہے اس خبر میں ہیڈنگ

Documents on Christ's Death Presented

کے تحت لکھا گیا ہے کہ

Vitican City July 29:-

The swiss writer Herr Kurt Berna yesterday presented the Vitican documents and photo-graphs which he claims show that Christ's heart was still beating when he was taken down from the cross, reports reuter.

Herr Berna claims this theory is based on study of Holy Shroud, the sheet believed to have been wrapped around Christ's body.

The shroud is now kept in Turin. The

writer claims are contriary to official Church thinking and have already been discounted by the Vitican.

Here Berna is president of the swiss foundation of the Holy shroud, which maintains that the catholic church has tried to distroy the shroud to prevent father scientific study a claim denied by catholic scientists incharge of the relic

---

حضرت مسیح کی وفات کی دستاویزات پیش کر دی گئیں

ترجمہ:

"ڈبلن ۲۹ر جولائی ۔ سوئٹزرلینڈ کے ایک ادیب ہربرٹ برنا نے کل ڈبلن میں وہ دستاویزات اور فوٹو پیش کئے۔ جو ثابت کر رہے ہیں کہ جب حضرت مسیحؑ کو صلیب سے اُتارا گیا۔ تو اُن کا دل اس وقت حرکت کر رہا تھا۔

ہربرٹ برنا دعویٰ کرتے ہیں کہ اُن کا یہ نظریہ مقدس کفن جو حضرت مسیحؑ کے جسم کے گرد لپیٹا گیا تھا کی تحقیق و تفتیش پر مبنی ہے ۔ یہ مقدس کفن اب تورین میں ہے ۔ ادیب موصوف کا نظریہ چرچ کے سرکاری نظریہ کے برعکس ہے ۔ اور ویٹیکن نے اس نظریہ کو قبول نہیں کیا ہربرٹ کہ نا مقدس کفن کی فاؤنڈیشن کمیٹی کے صدر ہیں جن کا خیال ہے کہ کیتھولک چرچ نے اس مقدس کفن کو ضائع کرنے کی کوشش کی ہے ۔ تاکہ مزید سائینسی تحقیقات کو روکا جا سکے مگر کیتھولک سائنسدانوں نے اس الزام کی تردید کی ہے

بہر حال کفن مسیح کے متعلق موجودہ سائنسدانوں کی تحقیق اُس انکشاف و تحقیق کی تائید و تصدیق کرتی ہے جو حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے انیسویں صدی کے آخر میں پیش فرمائی تھی کہ مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے ۔ بلکہ جب اُن کو صلیب سے اُتارا وہ زندہ تھے ۔ اگرچہ بے ہوش

تھے

آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زور دار

چوتھا انکشاف

۴۔ بحیرہ مردار کے صحیفے } ۱۹۴۷ء
حاوی قمران کے صحیفے } میں ایک چرواہا بحیرۂ مردار کے مغربی ساحل پر وادی قمران کی چٹانوں میں اپنی ایک بکری کی تلاش میں پھر رہا تھا۔ اُس کی نظر ایک غار پر پڑی۔ اُس نے ایک پتھر اندر پھینکا تو اُسے محسوس ہوا کہ وہ کسی برتن سے ٹکرایا ہے۔ دوسرے دن وہ اپنے ایک اور ساتھی کی مدد سے اس غار میں داخل ہوا۔ تو اُس نے دیکھا کہ قطاروں میں مرتبان پڑے ہیں۔ اُس نے اُنہیں کھولا تو اُن میں پرانے صحائف تھے۔ محققین اور ماہرین آثار قدیمہ کی رائے ہے کہ یہ صحائف دو ہزار سال پرانے ہیں۔ اور ان صحائف کے مرتب کرنے والے پہلی صدی کے عیسائی ہیں جو یہودیوں کے ظلم و شر سے محفوظ رہنے کے لئے اس غار میں پناہ گزین ہوئے۔ ۶۸ء میں جب رومیوں نے یروشلم کے گرد و نواح کو فتح کر کے وہاں قتل و غارت گری شروع کی اور ساتھ ہی عیسائیوں کے مذہبی لٹریچر کو ضائع کرنا شروع کیا۔ تو ان حالات میں عیسائیوں کے لئے اپنے مرکز سے ہجرت کرنا ضروری ہو گیا۔ اور انہوں نے حفاظت کے نقطۂ نگاہ سے اپنی عظیم الشان لائبریری کو جو صحف مقدسہ پر مشتمل تھی۔ قریبی غاروں میں منتقل کر دیا۔

(The dead Sea Community by Kurl Schabert P. 25)

کیمرج کے ڈاکٹر جے ایل ٹیشنر Dr J. L Teachner لکھتے ہیں:۔

"بحیرہ مردار کے صحائف میں "صادق استاد اور اُس کی غریب جماعت" کا ذکر ہے اور تعلیمات کو بگاڑنے والے ایک مبلغ کا بھی "یہ غریب جماعت" ابیونی عیسائی ہیں۔ جو یہودیوں میں سے مسیح پہ ایمان لائے تھے اور انہوں نے یہودی شریعت پر برابر عمل جاری رکھا۔ اور مقدس اُستاد یسوع ناصری ہیں۔"

(The Scrolls From The dead Sea By Edmund Wilson P. 97)

ان صحائف سے حضرت مسیح علیہ السلام کی نامعلوم زندگی کے حالات پر روشنی پڑتی ہے۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کا ایک راستباز نبی یہودیوں کی طرف مبعوث ہوا۔ یروشلم کے عالم یہود اور سردار کاہن نے اس کی ہر ممکن مخالفت کی۔ اس مقدس انسان کو گرفتار کر کے تکالیف دی گئیں۔ اور ایک غلط فیصلہ کا نشانہ بنا کر اُسے لعنتی موت مارنے کی کوشش کی گئی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس راستباز نبی کو موت کے منہ سے بچا کر دشمنوں کو خائب و خاسر کر دیا۔ ان صحائف میں اُس راستباز انسان کے وہ گیت شامل ہیں۔ جو اُس نے دشمن سے نجات حاصل کر کے خدا کی حمد میں لکھے۔ ان میں بیان کیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس کی تنفر عارت کو شستا کا در موت کا پیالہ اُس سے ٹال دیا۔ اب وہ دُنیا کے وسیع میدانوں میں سفر کر کے اس خدا کے نام کو بلند کرے گا۔

میں اس تقریر میں آپ کے سامنے اس "مقدس راستباز استاد" کی زبور وں میں سے صرف تین اقتباس نمونۃً پیش کرتا ہوں جن سے آپ بھی بخوبی اندازہ لگا لیں گے۔ کہ ان میں بیان کردہ حالات و کوائف بجز حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے کسی اور کے نہیں۔ وہ راستباز انسان اپنے مولیٰ کریم کے حضور عرض کرتا ہے کہ:۔

(الف) "اے میرے خدا! میں تیری حمد کرتا ہوں۔ کہ تو نے میری روح کو زندگی کے بندھن میں باندھا ..... ظالموں نے میری جان لینے کی کوشش کی۔ کیونکہ میں تیرے عہد پر قائم ہوں ..... انہوں نے نہ سمجھا کیونکہ تیرے حضور میرا موقف محکم ہے .... تیری ہی مرضی ہے کہ وہ میری جان پر قابو نہیں پا سکے ...... میرا قدم سچائی پر پوری طرح گامزن رہے گا اور میں یہود کے ملکوں میں تیرے کام کی شنا کروں گا۔"

(زبور ۱۴)

(ب) "پس مجھے میرے وطن سے اس طرح نکال دیا گیا ہے جیسے پرندے کو اس کے گھونسلے سے میرے عزیز دانا رب مجھے چھوڑ گئے۔ وہ مجھے ایک ٹوٹا ہوا برتن سمجھتے ہیں لیکن اے خدا! تو شیطان کے تمام حربوں کو ناکام بنا دے گا۔" (زبور ۸ الف)

(ج) "خداوندا! میں تیری حمد کرتا ہوں کہ تو نے ایک غیر اور اجنبی ملک کے سفر میں بھی میرا ساتھ نہیں چھوڑا ...... تو ہے جس میں میرا آسرا ہو گا۔ تو مجھے ایک اجنبی سر زمین میں لے آیا ہے۔ اے میرے خداوندا! تو مجھے بنی آدم سے مخفی رکھے گا۔" (زبور ۱۰)

ان گیتوں سے ظاہر ہے کہ اس مقدس انسان کو اللہ تعالیٰ نے دشمن کے چنگل سے نجات بخشی۔ پھر وہ اپنے وطن سے مجبوراً ہجرت کر گیا۔ اور ایک اجنبی ملک میں آیا۔ اور اس سفر میں بھی خدا تعالیٰ اُس کا حافظ و ناصر رہا۔ اور اُس کی ہجرت کی غرض یہود کے دوسرے قبائل میں تبلیغ ہی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ نے اسے اس مشن میں کامیاب کیا۔ اور وہاں اُسے قبولیت حاصل ہوئی۔ پس مذکورہ بالا حالات حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی مشہور اور مابہ النزاع زندگی کے ہی حالات ہیں۔ جن کا انکشاف اس زمانہ میں ہوا۔ اور جو حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تحقیق و انکشاف کے بھی مؤید و مصدق ہیں۔

پانچواں انکشاف

حال ہی میں } حضرت مسیح کی تین تصاویر

انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا جلد ۴ میں حضرت مسیح کی تین تصاویر شائع ہوئی ہیں جو کہ دوسری تیسری صدی کے ابتدائی مسیحیوں نے حضرت مسیح کی بنائی تھیں۔ جو ان کے پاس مقدس امانت کے طور پر محفوظ چلی آتی تھیں۔ یہ جوانی اور بڑھاپے کی تصاویر ہیں۔ بڑھاپے کی تصویر سے ثابت ہے کہ ابتدائی مسیحی حضرت مسیح علیہ السلام کے بڑھاپے کا تصور رکھتے تھے۔ اور یہ تبھی ممکن ہے کہ قدیم مسیحی حضرت مسیحؑ کو واقعہ صلیب کے بعد زمین پہ زندہ سمجھتے ہوں۔

پس بڑھاپے کی تصویر سے اس عقیدہ کی واضح طور پر تردید ہوتی ہے۔ کہ حضرت مسیح ۳۳ سال کی عمر میں صلیب پہ مرنے کے بعد آسمان پہ چلے گئے تھے۔ اس تصویر سے ثابت ہے کہ حضرت مسیحؑ نے زمین پہ عیسائیوں کے درمیان لمبی عمر گذاری۔ اور وہ بوڑھے ہو کر فوت ہوئے تھے۔ یہی وہ عقیدہ ہے۔ جسکو قرآن مجید اور احادیث نے پیش فرمایا۔

اشاعتِ اسلام اور انوارِ الٰہیہ کی ذمہ وار ذریّت مسیح موعودؑ ہے

نہ کہ

مولوی محمد علی صاحب لاہوری اور اُن کے ہمنوا

از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل نائب ناظر تالیف و تصنیف قادیان

گروہ اہلِ پیغام جناب مولوی محمد علی صاحب کی ریڈیو کی ایڈیٹری اور ترجمۃ القرآن کی تیاری اور ریلیجن آف اسلام کتاب کی تصنیف کو پیش کرکے پھولے نہیں سماتے اور اس بات پر بڑا فخر کرتا ہے کہ مولانا موصوف نے حضرت مسیح موعود کے کام کو مکمل فرمایا۔ ان کا کہنا ہے کہ تفسیر کے متعلق حضرت اقدسؑ نے فرمایا تھا کہ یہ ہمارا یا ہماری شاخ کا کام ہے اور ایڈیٹری کے متعلق وہ حضرت مسیح موعود کا یہ ارشاد پیش کرتے ہیں کہ "وہ سب باتوں کو چھوڑ کر یہاں بیٹھ گئے ہیں یہی سبب ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان کی تحریر میں برکت ڈالی ہے"۔ (ملفوظات جلد نہم)

کتاب ریلیجن آف اسلام کے متعلق وہ فرماتے ہیں کہ

"مولوی محمد علی صاحب کو بلا کر حضرت اقدس نے فرمایا کہ ہم چاہتے ہیں کہ یورپ اور امریکہ کے لوگوں پر تبلیغ کا حق ادا کرنے کے واسطے ایک کتاب انگریزی زبان میں لکھی جائے اور یہ کام آپ کا ہے آجکل جو ان ملکوں میں اسلام نہیں پھیلتا اور اگر کوئی مسلمان ہوتا بھی ہے تو بہت کمزوری کی حالت میں رہتا ہے اس کا سبب یہی ہے کہ وہ لوگ اسلام کی حقیقت سے واقف نہیں اور نہ ان کے سامنے اصل حقیقت کو پیش کیا گیا ہے ان لوگوں کا حق ہے کہ ان کو حقیقی اسلام دکھلایا جائے جو خدا تعالیٰ نے ہم پر ظاہر کیا ہے وہ امتیازی باتیں جو خدا نے اس سلسلہ میں رکھی ہیں وہ ان پر ظاہر کرنی چاہیئے اور خدا تعالیٰ کے مکالمات و مخاطبات کا سلسلہ ان کے سامنے پیش کرنا چاہیئے جنکے ساتھ اسلام کی عزت اس زمانہ میں وابستہ ہے ان تمام دلائل کو ایک جگہ جمع کیا جائے جو اسلام کی صداقت کے واسطے خدا تعالیٰ نے ہمکو سمجھائے ہیں اس طرح ایک جامع کتاب تیار ہوجائے تو امید ہے کہ اس سے ان لوگوں کو بہت فائدہ حاصل ہو"۔ (ملفوظات صفحہ ۱۹۲)

اب اہلِ پیغام حضرات کا ارشاد ہے کہ

"افسوس ہے کہ قادیانی جماعت ..... آپکی تخفیف و تحقیر کے درپے ہے اور آپکو سچا خادم سمجھنے کے لئے تیار نہیں"۔

مذکورہ تینوں باتوں کے متعلق عرض ہے کہ (۱) انکی تفسیر کے متعلق ہم قبل ازیں بتا چکے ہیں کہ اس میں احمدیت کی بجائے سید احمدیت یعنی سرسید احمد خاں نائیگرڈ صفی کی نیچریت بھری ہوئی ہے اور اس کے متعلق ہم مولانا عبد الماجد صاحب دریابادی مدیر "صدق جدید" لکھنؤ کی شہادت پیش کر چکے ہیں لہذا ان کا یہ تفسیر بیکار ہے۔ حضور کا منشاء اس تفسیر میں اپنا دعوائے مسیح موعودؑ بھی پیش کرنا تھا جو مولوی محمد علی صاحب نے پیش نہیں کیا لہذا ان کی تفسیر مسیح موعودؑ کی تفسیر نہیں یہ وہ ان کا ایک تجارتی شغل ہے۔ اس تجارت کے منافع آج تک انکے ورثاء کو مل رہا ہے کیونکہ مولانا صاحب نے اسے قوم کے سپرد کرنے کی بجائے اپنے ورثاء کے نام رجسٹر کروا دیا ہوا ہے۔ یہ خدمتِ قرآن نہیں بلکہ تجارتِ قرآن ہے

(۲) مولوی صاحب کی تحریر میں برکت پہلے اس لئے تھی کہ وہ حضور کی صحبت میں قادیان میں مقیم تھے۔ چنانچہ برکت کا سبب حضور نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ

"وہ سب باتوں کو چھوڑ کر یہاں بیٹھ گئے ہیں"۔

جب مولانا صاحب نے قادیان کی مقدس بابرکت بستی کو ترک کر دیا اور پھر باہر جا کر انتہائی احمدیت کی مخالفت میں معروف ہو گئے تو خدا تعالیٰ نے ان کی تحریر سے برکت اُٹھالی اور ان کی تحریرات کا وہ اثر نہ رہا جو پہلے تھا۔ اور کوئی انقلاب پیدا کرکے نہ دکھا سکیں۔

(۳) صداقتِ اسلام پر جو کتاب لکھی جانی تھی اس کے متعلق حضور نے یہی بتایا تھا کہ

(۱) اسمیں حقیقت اسلام واضح کی جائے گی اور یوربین اقوام کے سامنے حقیقی اسلام پیش کیا جائیگا جو خدا نے آپ پر ظاہر کیا ہے۔

(۲) اسمیں وہ امتیازی باتیں جو خدا نے اس سلسلہ میں رکھی ہیں ظاہر کی جائیں گی۔

(۳) خدا تعالیٰ کے مکالمات و مخاطبات کا سلسلہ ان کے سامنے پیش کیا جائیگا جنکے ساتھ اسلام کی عزت اس زمانہ میں وابستہ ہے۔

ایسی کتاب لکھنے کا حضور نے مولانا کو ارشاد فرمایا مگر مولانا نے نہ لکھی اور اُسے نسیاً منسیا کر دیا۔ آخر حضرت خلیفۃ ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۲۴ء میں ان تین باتوں پر مشتمل کتاب احمدیت یعنی حقیقی اسلام دیکھلے کانفرنس لنڈن میں پیش کر دی۔ اور اس سے حضور کا مقصد پورا ہوا اس کا انگریزی میں ترجمہ کرکے ان ممالک کو حقیقی اسلام سے روشناس کرایا گیا اور اس نے اس مقصد کو پورا کیا۔ اور اسکے ذریعہ سے حضور کا ازالۂ اوہام میں درج لنڈن سے متعلق کشف بھی پورا ہوا۔ حضور کی اس کتاب کو دیکھ کر مولوی محمد علی صاحب کی آنکھیں کھلیں کہ مرزا محمود احمد صاحب اس کام میں مجھ پر بازی لے گئے۔ چنانچہ انہوں نے ریلیجن آف اسلام لکھنے کا منصوبہ بنایا۔ اسمیں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے خطوط و عنوانات پر بنیاد رکھ کر اسلام کی باتیں تو درج کیں مگر جن امتیازی امور و خصوصیات اور مکالمات و مخاطبات کے درج کرنے کا حضور نے ارشاد فرمایا تھا ان سے اپنی کتاب کو خالی رکھا۔ حالانکہ یہ باتیں اسلام کی عزت کا باعث تھیں۔ حضرت خلیفۃ ثانی رضؓ کی کتاب احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے نام کی وجہ سے مولوی صاحب کے ہاتھ سے یہ موقع بھی نکل گیا تھا کہ وہ اپنی کتاب کا نام حقیقی اسلام رکھتے۔ مجبوراً اُس کا نام ریلیجن آف اسلام رکھا۔

پس مولانا محمد علی صاحب کی کتاب مذکور ہرگز حضور کے منشا کے مطابق نہیں اور اگر ہمارا یہ دعویٰ غلط ہے تو مولانا صاحب کوئی ہم تو اوپر والی دونوں باتیں اسمیں سے نکالکر دکھا دے ہم ان کے رفقاء کو چیلنج کرتے ہیں کہ مولانا صاحب کی کتاب میں سے اوپر والی دونوں باتوں کی نشان دہی کریں۔

دیدہ باید۔

بات دور نکل گئی۔ میں دکھانا یہ چاہتا تھا کہ حضور کے لائے ہوئے انوار الٰہیہ و اسلام کی اشاعت کی ذمہ واری درحقیقت ذریّت مسیح موعود علیہ السلام اور انکے ہمنواؤں پر ہے نہ کہ مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء کار پر چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

(الف) "یہ عجیب اتفاق ہے کہ جسطرح سادات کی دادی کا نام شہر بانو تھا اسی طرح میری یہ بیوی جو آئندہ خاندان کی ماں ہوگی اس کا نام نصرت جہاں بیگم ہے۔ یہ تفاول کے طور پر اسبات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے تمام جہان کی مدد کے لئے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ کبھی ناموں میں بھی اسکی پیشگوئی مخفی ہوتی ہے"۔ (تریاق القلوب)

(ب) "چونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالیگا اور اس میں سے وہ شخص پیدا کریگا جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا اس لئے اس نے پسند کیا کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے جو ان نوروں کی جنکی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلادے"۔ (تریاق القلوب صفحہ ۶۵)

ان ہر دو اقتباسات سے یہ بات روزِ روشن کی طرح سامنے آجاتی ہے کہ اشاعتِ اسلام و انوار الٰہیہ کی ذمہ واری ذریّت مسیح موعودؑ کے سپرد ہے۔ اس بارہ میں مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء کار کا موقف درست نہیں۔ چنانچہ یہ کام جناب مولانا صاحب موصوف سے ہرگز نہیں ہوسکا۔ اور اُن کا دعویٰ حقیقت سے دور ہے۔

(باقی صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ ہو)

(بقیہ صفحہ نمبر ۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دوسری جگہ تحریر فرمایا ہے ؎

یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہے
یہی ہیں پنجتن جن پر بنا ہے

یعنی میری ذریت اسلام کے آئندہ تیار ہونے والے محل کی بنیاد ہے۔ خدا تعالیٰ نے اسلام کی فتح و غلبہ اور تکمیل اشاعت کے لئے اسے چن لیا ہے۔ اپنے یہ بھی الہاماً تحریر فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہ بھی بشارت دی ہے کہ وہ کثرت سے ملکوں میں پھیل جائیگی۔ اور خدا تعالیٰ اسکے ذریعے اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے گا۔ چنانچہ حضور کی ذریت کا کام اور مولوی محمد علی صاحب کا کام دنیا کے سامنے ہے۔ اور وہ دیکھ رہی ہے کہ کس کے ذریعہ سے حضرت اقدس کا مشن کامیاب ہو رہا ہے۔ اور دن دوگنی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ تفسیر کے متعلق یہ بات بھی یاد آئی کہ حضرت اقدسؑ کو کشف میں دکھایا گیا تھا کہ آپکی تفسیر کا نام "تفسیر کبیر" ہوگا اگرچہ مولوی محمد علی صاحب نے پہل کر کے اپنا ترجمۃ القرآن انگریزی میں شائع کر دیا مگر خدا تعالیٰ نے انکی نظر سے یہ کشف اوجھل رکھا اور وہ اس کا نام تفسیر کبیر نہ رکھ سکے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے کشف کے مطابق تفسیر لکھ کر مولوی محمد علی صاحب کی تفسیر کو بیکار و باطل ثابت کر دیا اور کشف کے مطابق اسکا نام تفسیر کبیر رکھا اس طرح وہ کشف تفسیر کبیر کے ذریعہ سے پورا ہوگیا۔ کشف میں بتایا گیا تھا کہ کوئی چور حضور کا چرغہ جو تفسیر کبیر کے رنگ میں ہے لیکر بھاگے گا۔ اور حضور کی تحریرات پر یہ وہ ڈال کر انہیں خرد برد کرنے کی کوشش کریگا مگر وہ ناکام رہیگا اور وہ چرغہ واپس لے لیا جائیگا اور وہ تفسیر کبیر کی شکل میں ظاہر ہوگا اور حضور کے لئے زینت و عظمت کا باعث بنے گا پس اس کشف نے مولوی محمد علی صاحب کا چور ہونا ظاہر کر دیا اور انکی تفسیر کو بیکار ٹھیرایا اور حضرت خلیفۃ المسیح کی تفسیر کو اصل و حقیقی تفسیر بنایا جسکی عظمت کو دنیا دیکھ رہی ہے۔

یہی حال باقی لٹریچر کا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام کے بنیادی اصولوں پر محققانہ روشنی ڈالی اور انہیں سے ہر ایک پر مبسوط تفسیر فرمائی جو کتابی شکل میں شائع ہوئی۔ مثلاً ہستی باری تعالیٰ۔ ملائکۃ اللہ وحی کی حقیقت۔ نجات۔ تقدیر الٰہی۔ عرفان الٰہی وغیرہ وغیرہ یہ آپ کا ایک نمایاں امتیاز ہے جس سے مولوی محمد علی صاحب محروم رہے۔

علاوہ ازیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تبلیغی تحفے تیار کر کے بڑے بڑے لوگوں کو پیش کر کے حق تبلیغ ادا فرمایا۔ مثلاً حیدر آباد کے نواب کو تحفۃ الملوک اور پرنس آف ویلز کو تحفہ شہزادہ ویلز اور امیر امان اللہ خان سابق والئ افغانستان کو دعوۃ الامیر اور ہندوستان کے انگریز گورنر جنرل لارڈ ارون کو تحفہ لارڈ ارون پیش فرمایا۔ ایسا ہی جارج پنجم انگلستان کو بھی تحفہ شہزادہ ویلز پیش فرمایا۔ اور ہندوستان و انگلستان کی اخلاقی و روحانی و سیاسی راہنمائی کرتے ہوئے ملک کی مشکلات کے ازالہ کے لئے سیاسی مسئلہ کا حل کتاب تیار کر کے گول میز کانفرنس کے موقع پر ہر دو ملکوں میں چیدہ چیدہ لیڈروں و ممبران پارلیمنٹ اور نمائندگان ہندو مسلم گول میز کانفرنس تک پہنچا کر ایک بڑی اہم خدمت انجام دی۔ کہ مولوی محمد علی صاحب منہ دیکھتے اور ہاتھ ملتے رہ گئے۔ یہ ہے حقیقت اشاعت اسلام کی ذمہ داری کی جو ان واقعات و کارناموں سے اظہر من الشمس ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی سے اپنے الہام سے بتا رکھا تھا کہ بعض لوگ آئیں گے اور اپنا دعویٰ لے بیٹھیں گے مگر اس دعویٰ میں وہ ناکام و نامراد رہینگے۔ حضور کو الہام ہوا۔

"لوگ آئے اور دعویٰ کر بیٹھے
شیر خدا نے انکو پکڑا شیر خدا
نے فتح پائی"۔ (تذکرہ)

سو یہ دعویٰ کرنے والے مولوی محمد علی صاحب، خواجہ کمال الدین صاحب، مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ شیخ رحمت اللہ صاحب سید ڈاکٹر محمد حسین صاحب اور مولوی صدر الدین صاحب وغیرہ ہیں۔ جو شیر خدا خلیفۃ المسیح الثانی رضہ کے سامنے اپنے دعووں میں ناکام و خائب و خاسر رہے اور ذمہ داری کا جو دعویٰ کر بیٹھے اس میں بُری طرح نامراد رہے۔ حتیٰ کہ قادیان کو ہمیشہ کے لئے خیر باد کہہ دیا۔ اور احمدیت کے امتیازات سے ہاتھ دھو بیٹھے اور غیروں سے ملامت کا تحفہ پایا۔ ذریت مسیح موعود کی ذمہ داری کی ادائیگی ہی کی خاطر خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو فرمایا ہے کہ تیری ذریت کثرت سے ملکوں میں پھیل جائیگی مگر مولوی محمد علی صاحب اور انکے رفقاء کے متعلق خدا نے یہ وعدہ نہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آپکی ذریت کے متعلق اس وعدہ کو پورا کرنے کے سامان پیدا کر رہا ہے اور اسکے ذریعہ سے اشاعت اسلام کا کام سر انجام پا رہا ہے اور گروہ لاہور اسکے مقابلہ میں عاجز و درماندہ ہے جس پر انکی جماعت کی

بمبئی میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی و تربیتی سرگرمیاں

جماعت احمدیہ بمبئی اپنے طے شدہ پروگرام کے مطابق مہینہ میں دو بار "اخلاق بلڈنگ" بمبئی میں خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے مشترکہ تربیتی اجلاس منعقد کرتی ہے۔ چنانچہ ماہ جولائی میں یہ اجلاس مورخہ ۵ ر جولائی و ۱۹ ر جولائی کو منعقد ہوئے۔ جن میں متعدد احباب نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ ان اجلاسوں میں خاکسار نے "مذاکرہ علمیہ" کے طور پر مختلف سوالات کے جوابات دئے۔ نیز "اسلام اور کمیونزم" کے موضوع پر تقریر کی۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ احباب اگرچہ دور دور رہائش پذیر ہیں مگر ان اجلاسوں میں شوق و ذوق سے شریک ہو کر ان کو کامیاب بناتے ہیں

یوم التبلیغ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے یوم التبلیغ منانے کا اعلان تھا۔ موجودہ مقامی سیاسی حالات کے پیش نظر احباب جماعت نے باہمی مشورہ سے یہ طے کیا کہ ۲۶ ر جولائی کو تمام احباب اپنے اپنے حلقہ میں دوسرے احباب تک احمدیت کا پیغام پہنچائیں اور لٹریچر تقسیم کریں چنانچہ مناسب لٹریچر انجمن احمدیہ سے احباب کو چند روز قبل ہی دے دیا گیا تھا۔ اس پروگرام پر عمل کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے خوش کن نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

نصرت جہاں ریزرو فنڈ بفضلہ تعالیٰ احباب جماعت بمبئی خلافت حقہ کے دامن سے وابستہ ہیں اور اسی میں اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔ برکات خلافت کا مشاہدہ کرتے ہوئے اپنے ایمانوں کو مضبوط بناتے رہتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک سفر افریقہ و یورپ کے ایمان افروز حالات شوق سے سنتے اور پڑھتے رہے۔ اور اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے اور مہمات دینیہ میں کامیابی کے لئے دعائیں کرتے رہے اور کرتے ہیں

جب حضور ایدہ اللہ کی تحریک بابت نصرت جہاں ریزرو فنڈ ۱۰ ر جولائی کو خطبہ جمعہ میں پیش کی گئی تو فوراً بعد احباب جماعت نے اپنی اپنی استعداد کے مطابق اس مبارک تحریک میں حصہ لینے کے لئے اپنے وعدہ جات لکھوائے جو نظارت بیت المال قادیان میں بھجوا دئے گئے۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ بمبئی کو ایک ایسی مضبوط اور دین کی صحیح رنگ میں خدمت کرنے والی جماعت بنا دے جو ایک طرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور دوسری طرف اپنے پیارے امام کی خوشنودی حاصل کرنے والی ہو۔ آمین

خاکسار شریف احمد امینی
انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

اعلانات نکاح

۱۔ مورخہ ۶/۷ بروز جمعرات خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ راجہ بیگم دختر عبد الخالق صاحب شیخ کا نکاح ہارون رشید صاحب بٹ ابن عبد العزیز صاحب بٹ کے ساتھ بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ آسنور نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین اور جماعت کے لئے باعث برکت بنائے۔ آمین

خاکسار محمد ایوب منتظم مدرسہ احمدیہ قادیان آف آسنور

۲۔ مورخہ ۱۹/۷ کو مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس نے منشی بشیر احمد صاحب گنائی ولد عبد الغنی صاحب گنائی ساکن شورت کشمیر کا نکاح مبلغ تین سو روپے حق مہر پر مسماۃ حنیفہ بانو صاحبہ بنت غلام حسن صاحب راتھر ساکن بالسو کشمیر سے پڑھا۔ احباب اس رشتہ کے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کی دعا فرماویں۔

خاکسار عبد الرشید ضیاء ساکن شورت تحصیل کولگام کشمیر

— درخواست دعاء —

برادرم عزیزم ڈاکٹر محمد طاہر صاحب آف اور نگان امریکہ کا خط آیا ہے کہ وہ اور مکرم ڈاکٹر محمد حسین صاحب ساجد پرائیویٹ پریکٹس کے لئے لائسنس حاصل کرنے کی کوشش کر رہے تھے جس کے لئے انہیں کئی ڈاکٹری امتحانات دینے پڑے آخری امتحان انہوں نے کچھ عرصہ قبل دیا تھا جس میں اللہ تعالیٰ نے انہیں کامیابی عطا فرمائی ہے الحمد للہ۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ ان دونوں بھائیوں کی آئندہ کامیابیوں کے لئے دعا فرما دیں

خاکسار فیض احمد گجراتی درویش قادیان

امتحان کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی

۸ نومبر ۱۹۷۰ء بروز اتوار منعقد ہوگا

احباب جماعت کو اخبار بدر کے ذریعہ علم ہو چکا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیش بہا تصنیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا امتحان ۸ نبوت ۱۳۴۹ ہش مطابق ۸ نومبر ۱۹۷۰ء بروز اتوار ہونا طے پایا ہے۔ تمام صدر صاحبان، سیکرٹریان تبلیغ اور مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ وہ خاص تحریک کر کے زیادہ سے زیادہ تعداد میں احباب اور بہنوں کو اس امتحان میں شامل کرنے کی کوشش فرمائیں اور مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ ان کی فہرستیں نظارت ہذا کو ارسال فرمائیں

۱۔ نام ۲۔ ولدیت ۳۔ سکونت (پورا پتہ) ۴۔ ضلع ۵۔ صوبہ

امید ہے کہ احباب پوری تیاری کر کے امتحان میں شریک ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو دین و دنیا میں سرخروئی بخشے۔ آمین

ضروری نوٹ:۔ اسلامی اصول کی فلاسفی کے ابتدائی نصف حصہ کا امتحان پہلے ہو چکا ہے۔ یعنی صفحہ ۱۱۹ تک۔ جہاں پہلے سوال کا جواب ان الفاظ پر مکمل ہوتا ہے:۔

"ہاں وہ چیزیں دوسرے عالم میں جسمانی شکل پر نظر آئیں گی مگر اس جسمانی عالم سے نہیں ہوں گی۔"

اس عبارت کے بعد کے آخری سارے حصے کا امتحان ہوگا۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

درخواستہائے دعا

۱۔ محترمہ مختشمہ خاتون صاحبہ کی طرف سے مبلغ پانچ روپے اعانت فنڈ میں موصول ہوئے ہیں۔ ان کا لڑکا سید برہان الدین احمد شاہ صاحب قادری S.M کی ڈگری امریکہ سے حاصل کر چکا ہے۔ عزیز مذکور کی آئندہ کامیابیوں کیلئے دعا کی جائے

۲۔ مکرم منظور احمد صاحب ایس جے موٹر سروس شیموگہ کی طرف سے دس روپے اعانت فنڈ بدر میں وصول ہوئے ہیں۔ مکرم میر شفیع الرحمٰن صاحب کا نکاح مکرم سید محمد جعفر صادق صاحب کی لڑکی کے ساتھ گیارہ صد روپیہ مہر پر پڑھا گیا ہے۔ اس رشتہ کے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کے لئے بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے۔

۳۔ مکرمہ کشور بیگم صاحبہ عثمان آباد دکن سے مبلغ پانچ روپے اعانت بدر میں بھجواتے ہوئے تحریر فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ٹیچرز ٹریننگ ڈی۔ایڈ کے درجہ اول سے کامیابی عطا فرمائی ہے۔ درویشان قادیان اور جملہ احباب جنہوں نے میرے لئے دعا فرمائی ان کی تہ دل سے مشکور ہوں۔ اب دوسرے سال کا کورس چل رہا ہے۔ اس میں نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

مینیجر بدر

۴۔ مکرم بابا محمد اسماعیل صاحب درویش ٹی بی کے عارضہ سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ایڈیٹر

سپیشل گم بوٹ

جن کے آپ عرصہ سے متلاشی ہیں

مختلف اقسام دفاع، پولیس، ریلوے، فائر سروسز ہیوی انجینئرنگ، کیمیکل انڈسٹریز، مائینز، ڈیریز، ویلڈنگ شاپس اور عام ضرورت کے لئے دستیاب ہو سکتی ہیں

گلوب ربڑ انڈسٹریز

آفس و فیکٹری ۱۰ بریجو رام سرکار لین کلکتہ نمبر ۱۵ فون نمبر ۲ ۳۴۷۔۲۴

شوروم ۳۱/۱۰ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ نمبر ۱ فون نمبر ۱۰۷۱۔۳۴

تار کا پتہ "گلوب ایکسپورٹ" "Globe Export"

چندہ جات کی ادائیگی دیر سے کرنے کے نقصانات

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

"تمہیں کوشش کرنی چاہیئے کہ تم نیکی میں سب سے پہلے حصہ لینے والے ہو۔ اور اگر کسی وجہ سے تم پہلے حصہ لینے والوں میں نہ آسکو تو کوشش کرو کہ درمیانی درجہ تمہیں میسر آ جائے اگر تم درمیان میں بھی شامل نہ ہو سکو تو اس کے بعد نیکی میں جس قدر جلد حصہ لے سکو لے لو کم سے کم تم یہ کوشش کرو کہ تم آخری آدمی مت ہو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یہ طریق بھی انسان کے لئے ثواب میں کمی کا موجب ہوتا ہے اور یوں بھی یہ کوئی اچھی بات نہیں کہ انسان اپنے بیوی بچوں کا پیٹ کاٹ کر چندہ بھی دے اور پھر ذرا سی غفلت سے اس کے ثواب میں کمی آ جائے اور اس کی سستی سلسلہ کے لئے پریشانی کا موجب بن جائے۔ پس ہر شخص کو کوشش کرنی چاہیئے کہ وعدے کے بعد جلد سے جلد اپنے وعدہ کو پورا کرے۔"

چونکہ تحریک جدید کا موجودہ مالی سال آخری سہ ماہی میں داخل ہو چکا ہے اس لئے حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کے مطابق جملہ مجاہدین تحریک جدید کو اس طرف توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ جلد سے جلد اپنے وعدہ جات کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ جس اخلاص اور قربانی کی نیت سے آپ نے وعدہ کیا تھا اپنے وعدہ کو پورا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بن سکیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ وکیل المال تحریک جدید قادیان

درخواست دعا

مکرمہ شکورن بیگم صاحبہ اہلیہ حبیب اللہ خاں صاحب کانپور بیمار ہیں باوجود علاج کے افاقہ نہیں ہو رہا ہے احباب جماعت ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کریں

مرزا وسیم احمد۔ قادیان

بہ صرف خیال فرمائیے

کہ آپ کو اپنی کار یا ٹرک کے لئے اپنے شہر سے کوئی پرزہ نہیں مل سکا تو وہ پرزہ نایاب ہو چکا ہے آپ فوری طور پر ہمیں لکھئے یا فون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ ہم سے رابطہ پیدا کیجئے۔ کار اور ٹرک پٹرول سے چلنے والے ہوں یا ڈیزل سے ہمارے ہاں ہر قسم کے پرزے دستیاب ہو سکتے ہیں۔

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

Auto Traders 16 Mangoe Lane Calcutta-1

تار کا پتہ Autocentre فون نمبرز 23-1652 23-5222

تبلیغی لٹریچر کے لئے

پورا صاف اور خوشخط پتہ تحریر فرمایا کریں

بعض دوست دفتر ہذا سے تبلیغی لٹریچر طلب فرماتے ہیں مگر اپنا پتہ صاف نہیں لکھتے جس کی وجہ سے نہ تو انہیں لٹریچر بھجوایا جا سکتا ہے اور نہ ان کے خط کا جواب دیا جا سکتا ہے

سو احباب سے درخواست ہے کہ وہ لٹریچر طلب کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور مکمل انگریزی میں تحریر فرمایا کریں

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان